725

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،14۔جولائی2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2010
(مسودہ قانون نمبر7بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے صنعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب2010 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون امتحانات کمیشن پنجاب2010(مسودہ قانون نمبر3بابت2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتحانات کمیشن پنجاب2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتحانات کمیشن پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

726

3۔ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010، جیسا کہ قائمہ کمیٹی برائے آبپاشی و قوت برقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پاور ڈویلپمنٹ بورڈ پنجاب 2010 منظور کیا جائے۔

727

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

بدھ،14۔جولائی2010

(یوم الاربعاء، یکم شعبان المعظم 1431ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ (26) وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (27) فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (28)
يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ (29)
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (30) سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ (31)
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (32) يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ (33) فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ (34)

سُوْرَۃُ الرَّحمٰن آیات 26 تا 34

جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26) اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(28) آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے(29) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون

سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(30)اے دونوں جماعتو!ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں (31)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(32)اے گروہِ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تم نکل سکنے ہی کے نہیں (33)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(34)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ جو ان کے گیت گاتے ہیں
عظمتیں بے شمار پاتے ہیں
آپ ﷺ کی یاد بھی عجب شے ہے
غم زمانے کے بھول جاتے ہیں
جن کا کوئی نہ ہو زمانے میں
ان کو سینے سے وہ لگاتے ہیں
دل کو بھاتا نہیں کوئی منظر
جب مدینے سے لوٹ آتے ہیں
باندھ رکھا ہے میں نے رختِ سفر
دیکھیں سرکار کب بلاتے ہیں

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج محکمہ جیل خانہ جات سے متعلقہ سوالات پوچھے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ معزز ممبران ایک اعلان بھی سن لیں کہ آج کے اجلاس کے بعد اسمبلی کیفے ٹیریا میں 18 ویں ترمیم اور NFC ایوارڈ پر بریفنگ ہے تو اپوزیشن کے بھائی خصوصی طور پر سن لیں کہ وہاں لنچ کا بھی اہتمام ہے تو میں تمام معزز اراکین سے گزارش کروں گا کہ وہ اس میں شمولیت کریں۔ پہلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ جی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں آپ سے ملتمس ہوں کہ وقفہ سوالات کے بعد آپ بات کریں۔ جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 721 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی خوراک پر ہونے والے اخراجات و دیگر تفصیلات

*721: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیلوں میں قیدیوں کو ایک ہفتہ کے دوران کھانے پینے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر کون کون سی اشیاء فراہم کی جاتی ہیں؟

(ب) ہفتہ میں گوشت کتنی دفعہ ایک قیدی کو فراہم کیا جاتا ہے اور اس کا وزن کتنا ہوتا ہے؟

(ج) جن قیدیوں سے مشقت لی جاتی ہے اس کے عوض ان کو روزانہ کی بنیاد پر کتنی رقم دی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) جیلوں میں قیدیوں کو ایک ہفتہ کے دوران کھانے پینے کے لئے روزانہ کی بنیاد پر جو اشیاء فراہم کی جاتی ہیں اس کا چارٹ درج ذیل ہے:-

BREAKFAST

DAY	Diet Menu Previous	Revised
Monday	Tea Roti	Tea Pratha
Tuesday	Tea Roti	Tea Pratha
Wednesday	Tea Roti	Tea Pratha
Thursday	Tea Roti	Tea Pratha
Friday	Tea Roti	Tea Pratha
Saturday	Tea Roti	Tea Pratha
Sunday	Tea Roti	Tea Pratha

LUNCH

Day	Diet Menu Previous	Revised
Monday	Vegetable Roti	Vegetable Roti, Rice (Sweet)
Tuesday	Potato, Egg Roti	Potato, Chicken, Roti
Wednesday	Chicken Roti	Dal Mash, Roti
Thursday	Dal Mash Roti	Chicken Roti
Friday	Beef, Roti	Beef, Roti
Saturday	Potato Egg Roti	Beans Roti
Sunday	Mix Dal Roti	Mix Dal Roti

DINNER

Day	Diet Menu Previous	Revised
Monday	Beef, Roti	Beef, Roti
Tuesday	Dal Gram, Rice	a)Dal Gram, Roti b) Dal Gram Rice
Wednesday	Dal Gram, Egg, Roti	Chicken Roti & Rice (Sweet)
Thursday	Gram, Roti, Rice, (Sweet)	Vegetable Roti
Friday	Vegetable, Roti	White Chana Roti
Saturday	Chicken Roti	Chicken Roti
Sunday	Vegetable, Roti	Vegetable Roti

ADDITION OF SEASONAL DRINKS (REVISED)

Season	Time	Type	Syrup	Sugar	Ice
Summer (May To September)	Afternoon	Sharbat	25 gm	30 gm	25 gm
Winter (October To April)	Afternoon	Tea			Scale as per Breakfast

(ب) ہفتہ میں چار دن چکن اور دو دن گوشت بڑا اور یہ سو گرام فی قیدی کے حساب سے دیا جاتا ہے۔

(ج) تمام قیدیان کو مشقت کرنے کے عوض پانچ یوم معافی ماہانہ دی جاتی ہے اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور اور فیصل آباد میں پرائیویٹ ٹھیکیداروں نے قالین بافی کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے اور جو قیدی ان کے پاس کام کرتے ہیں انہیں -/15 روپے یومیہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہے کہ تمام قیدیوں کو مشقت کرنے کے عوض پانچ یوم معافی ماہانہ دی جاتی ہے اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور اور فیصل آباد میں پرائیویٹ ٹھیکیداروں نے قالین بافی کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے اور کام کرنے والے قیدیوں کو -/15 روپے یومیہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ -/15 روپے یومیہ معاوضہ کتنا عرصہ پہلے انہوں نے مقرر کیا تھا اور کیا یہ کافی ہے، پانچ یوم معافی بھی ناکافی ہے تو کیا حکومت جیل مینوئل میں تبدیلی یا قیدیوں کی آسانی کے لئے کام کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پہلے تو یہ فرمائیں کہ آپ سے -/15 روپے یومیہ کے متعلق پوچھا ہے کہ یہ کب سے قانون ہے اور اس میں اضافہ کے لئے آپ کوئی سوچ رہے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اس وقت صرف سیالکوٹ میں فٹبال کی stitching قیدیوں سے کروائی جاتی ہے جہاں پر ایک قیدی کو -/42 روپے یومیہ معاوضہ دیا جاتا ہے اور اس فیکٹری میں 55 قیدی کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم انہیں ماہانہ سات دن معافی بھی دیتے ہیں جبکہ قیدیوں کو teaching کروانے والے قیدی کو ماہانہ آٹھ دن معافی ملتی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ یہ کب سے قانون ہے اور اس میں کوئی ترمیم وغیرہ لانا چاہتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جب سے عوامی حکومت آئی ہے تو ہم نے قیدیوں کی بہتری کے لئے ترمیم کی ہے کیونکہ پہلے ایسے ہی تھا اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے آتے ہی قیدیوں کی بہتری پر توجہ دیتے ہوئے ان کی خوراک اور تعلیم کے لئے بھی خصوصی ہدایات جاری کی ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ کو جواب کی سمجھ آگئی ہے؟

جناب سپیکر: کون سے جواب کی؟

سید حسن مرتضیٰ: جو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو سننا چاہئے تھا ناں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بڑی کوشش کی ہے اور اگر آپ کو سمجھ آگئی ہے تو پھر میں مطمئن ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جب سے عوامی حکومت آئی ہے تو جیلوں میں موجود قیدیوں کی بہتری، ان کے علاج معالجہ اور ان کی اصلاح کے لئے تاکہ یہ دوبارہ جرم نہ کر سکیں، teaching کروانے والے قیدی کو آٹھ دن کی معافی ہے۔ لنگر یا کچن میں کام کرنے والے کو سات یوم اور فیکٹری میں کام کرنے والے قیدی کو پانچ یوم معافی، -/42 روپے معاوضہ جو کہ ٹھیکیدار دیتا ہے جسے محکمہ وصول نہیں کرتا بلکہ قیدی کو دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس جیل menu کے بارے میں منسٹر صاحب بتائیں گے کہ یہ پنجاب کی کون سی جیل ہے کہ جس کا menu 5 star ہوٹل جیسا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ گوشت کا وزن 100 گرام اور پنجاب کی تمام جیلوں میں کیا یہ menu ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ پھر قیدی تو بڑی خوشی سے رہ رہے ہوں گے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ کسی کو بھی وہاں نہ لے جائے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے خصوصی طور پر پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ menu پنجاب کی کون سی جیل کا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سارے پنجاب کی جیلوں میں ہے یا کسی ایک خاص جیل میں ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ menu نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد نے approve کیا ہے جس کے مطابق ہم تمام جیلوں میں گوشت اور بیف دیتے ہیں۔ آپ ایوان کی میز پر رکھے گئے جواب کا موازنہ کریں کہ پچھلے دور حکومت میں اور موجودہ دور حکومت میں کیا بہتری ہے۔ سابقہ حکومت ایک سادہ روٹی اور چائے جبکہ ہم نے چائے

کے ساتھ پر اٹھا شروع کر دیا ہے۔ ہفتے میں چار دن قیدیوں کو چکن، دو دن بیف اور میٹھے چاول بھی دیتے ہیں جبکہ گرمیوں میں دوپہر کے بعد شربت اور سردیوں میں چائے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ بات کر رہے ہیں کہ ساری جیلوں میں ہے یا کسی ایک میں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! آپ کسی بھی جیل کا surprise visit کر کے دیکھ لیں اور میں انہیں دعوت دیتا ہوں اور اگر کہیں بھی کوئی کوتاہی ہے تو پھر اس جیل کا افسر وہاں نہیں ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مستی خیل صاحب کو کسی جیل کا surprise visit کرنے کے لئے بھیج دیں۔ (قہقہے)

(اس مرحلہ پر جناب محمد ثناءاللہ خان مستی خیل بھی ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہو گئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! اللہ میاں سے اچھی دعا کریں۔

جناب محمد یٰسین سوہل: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یٰسین سوہل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا وزیر موصوف سے سوال ہے کہ انہوں نے menu میں کھانے والی چیزوں کا تو ذکر کر دیا ہے لیکن پینے والی چیزوں کا ذکر نہیں کیا اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان چیزوں کا بھی اس میں لکھ دیتے۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ چائے بھی دیتے ہیں۔

جناب محمد یٰسین سوہل: جناب سپیکر! چائے کے علاوہ بھی وہاں پر کوئی اور چیزیں ملتی ہیں جن میں شراب، چرس، ہیروئن ملتی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ سوہل صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد یٰسین سوہل: جناب سپیکر! میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں کہ وہاں پر یہ چیزیں ملتی ہیں اور آپ جیلوں میں surprise visit کے لئے مستی خیل صاحب یا کسی اور معزز ممبر کو بھیجیں تو میں آپ کو ثابت کر دوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ دعا نہیں کر سکتا۔ (قہقہہ)

اگلا سوال سیدہ بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! I am on her behalf (معزز رکن نے سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر پکاریں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 1008 ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

سنٹرل جیل بہاولپور میں اسیران کی گنجائش و تعداد کی تفصیلات

*1008: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور کتنے رقبے پر محیط ہے، اس میں اسیران کی گنجائش کتنی ہے اور اسیران کی موجودہ تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس جیل کو شہر سے باہر کسی بہتر اور زیادہ مناسب مقام پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں تعینات عملے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ڈسٹرکٹ جیل بہاولپور میں آخری بار کب مرمت کا کام کروایا گیا اس کی لاگت مع تفصیل فراہم کی جائے نیز اسیران سے ملاقاتیوں کو کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع بہاولپور میں کوئی ڈسٹرکٹ جیل واقع نہیں ہے البتہ بورسٹل اور ایک سنٹرل جیل موجود ہے۔ سنٹرل جیل بہاولپور کا کل رقبہ 74 ایکڑ 7 کنال اور 2 مرلے پر مشتمل ہے اس میں اسیران رکھنے کی گنجائش 1334 نفر ہے جبکہ 2688 نفر اس وقت مقید ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل بہاولپور کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

(ج) سنٹرل جیل بہاولپور میں تعینات عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1	سپرنٹنڈنٹ جیل	1
2	میڈیکل آفیسر	1
3	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	2
4	لیڈی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	1
5	آفس سپرنٹنڈنٹ	1
6	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل	9
7	مذہبی ٹیچر	1
8	ہیڈ کلرک	1
9	آفس اسسٹنٹ	1
10	چیف وارڈرز	2
11	فوٹوگرافر	1
12	لیڈی ہیلتھ وزیٹر	1
13	سٹور کیپر	2
14	ہیڈ وارڈرز	26
15	گیٹ کیپر	2
16	جونیئر کلرک	5
17	ڈسپنسر	1
18	ڈاک روم اٹنڈنٹ	1
19	وارڈرز	310
20	زنانہ وارڈرز	4
21	راج/مستری	2
22	کارپینٹر	2
23	کلیکوماسٹر	1
24	ویونگ ماسٹر	1

25	موٹر مکینک	1
26	لوہار (بلیک سمتھ)	1
27	ڈرائیورز	2
28	گارڈن قلی	4
29	گارڈن بان (کارٹ مین)	1
30	سپرنٹنڈنٹ اردلی	1
31	باورچی (کک)	1
32	خاکروب	14

(د) سنٹرل جیل بہاولپور میں تمام مرمت کا کام محکمہ بلڈنگ کرتا ہے۔ اسیران کے لواحقین کے لئے ایک نیا شیڈ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اپنے فنڈ سے بنوایا ہے جس میں پنکھے، بیٹھنے کے لئے بنچ اور ٹھنڈا پانی پینے کے لئے الیکٹرک واٹر کولر لگایا گیا ہے۔ ملاقاتیوں کے لئے صوبائی حکومت ایک نیا شیڈ تعمیر کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے جس میں T.V اور A.C وغیرہ کی سہولت بھی ہوگی سال 09-2008 میں سکیم منظور ہونے پر تعمیر شروع ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ بہاولپور جیل میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جز بتائیں۔ جز، جز، جز۔۔۔ آپ کون سے جز پر ہیں؟

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! یہ جز (الف) ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہاں تقریباً 1300 قیدیوں کی گنجائش ہے اور تقریباً 2700 قیدی اس وقت موجود ہیں۔ چونکہ ان کی تعداد 2700 سے بھی بڑھ گئی ہے تو حکومت ان کے بارے میں کیا ارادہ رکھتی ہے، کیا وہاں مزید بیرکیں بنائی جائیں گی؟

جناب سپیکر: قیدیوں کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے کیا آپ مزید بیرکیں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں، اگر رکھتے ہیں تو اب کس جگہ پر آپ کی proposal چل رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جیلوں میں کچھ کی bail ہو جاتی ہے کچھ رہا ہو جاتے ہیں۔ وہاں آنا جانا ہوتا ہے، کچھ قیدی آتے ہیں اور کچھ چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو پکڑیں، ان کو پکڑنے سے بھی آواز پھیل جاتی ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): روزانہ قیدیوں کا آنا جانا رہتا ہے۔ بیس چلے گئے پچاس آگئے، پچاس چلے جاتے ہیں سو آجاتے ہیں۔ چونکہ تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے اس کے لئے ہم بیرکیں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! وہ بیرکیں بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں تعداد 2700 کے قریب دی ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ قیدی آتے جاتے رہتے ہیں۔ میں نے وہاں پر ایک visit کیا تھا وہاں تمام بیرکوں میں جو wash room ہیں یقین کریں کہ وہ تین فٹ انچائی پر ہیں۔ نہ ان کا دروازہ ہوتا ہے، لوگ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں اور انسانیت کی اتنی تذلیل ہو رہی ہوتی ہے۔ ہمارا محکمہ جیل خانہ جات اس بارے میں کیا ارادہ رکھتا ہے؟

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

معزز ممبران: نعرہ ہائے تحسین۔

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! وزیراعلیٰ پنجاب نے خصوصی فنڈز دیئے ہیں جن سے جیلوں کی بہتری کے لئے toilets ملاقاتیوں کے انتظار کے لئے waiting sheds زیر تعمیر ہیں اور ان پر خرچ بھی ہو رہا ہے۔ اس وقت جو حاجی صاحب نے بات کی ہے کہ سنٹرل جیل میں قیدیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ ڈسٹرکٹ لودھراں میں جیل نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کے جتنے قیدی اور حوالاتی ہیں وہ سنٹرل جیل بہاولپور آتے ہیں۔ اب چونکہ ڈسٹرکٹ جیل لودھراں زیر تعمیر ہے اور ان کے قیدی اور حوالاتی لودھراں میں رہ جائیں گے تو بہاولپور سنٹرل جیل میں قیدیوں کی تعداد بہت کم رہ جائے گی۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جب لودھراں کی جیل بن جائے گی تو بہتری ہو جائے گی۔ اگر ضرورت پیش آئی تو یقیناً اور بھی بنا سکتے ہیں لیکن وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو improve کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جو جیلیں نئی بنائی جاتی ہیں ان کو کیسے priorities کیا جاتا ہے، جیسے ہمارے اضلاع میں جیلیں ہیں تو وہاں 900 قیدیوں کی گنجائش ہوتی ہے اور بائیس بائیس سو بندہ اس میں بند ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: اصل میں آپ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ چنیوٹ میں جیل بنے گی کہ نہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، میں یہ نہیں پوچھنا چاہتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی ڈکٹیٹر آتا ہے تو Political workers کو جیلوں میں جانا پڑتا ہے، کیا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ ---

جناب سپیکر: دعا کریں کہ اب کوئی ڈکٹیٹر نہ آئے۔

سید حسن مرتضیٰ: Political workers کے لئے کوئی جیلیں بنا دی جائیں تاکہ جب بھی کوئی ڈکٹیٹر آئے تو انہیں اچھے انداز میں رکھا جاسکے۔ (قہقہہ)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے اگر ان کو رحیم یار خان کی جیل میں ڈالا جائے گا۔

جناب سپیکر: خدا نہ کرے، آپ ایسی بات نہ کریں۔ یہ اچھی بات نہیں ہے، کسی کے لئے یہ بد دعا نہ دیں۔ آپ کی مہربانی۔ آپ تمام میرے لئے قابل احترام ہیں ایسی بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے میرے اوپر دسویں دفعہ حملہ کیا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ان کو بتائیں کہ میں کون ہوں۔

جناب سپیکر: یہ میجر نہیں ہیں یہ کرنل صاحب ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو اپنی یونٹ اور بٹالین سمجھ کر چلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ شاہ صاحب! غصہ نہ کیجئے۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں شاہ صاحب کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ ان کے ضلع چنیوٹ میں ہم نئی جیل بنوا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر1139 ہے۔

جناب سپیکر: اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جی، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب کی جیلوں میں صنعتوں کا قیام و دیگر تفصیلات

*1139: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کس کس جیل میں کون کون سی صنعتیں قائم ہیں اور کہاں کہاں کون کون سی نئی صنعتیں قائم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ب) ان صنعتوں میں کام کرنے والے قیدیوں کو کیا کوئی معاوضہ ادا کیا جاتا ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کس صنعت میں کس شرح سے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا صنعتیں قائم کرنے کے لئے نجی اداروں کو بھی ترغیب دی گئی، اس سلسلہ میں اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(د) کیا موجودہ مہنگائی کے پیش نظر موجودہ معاوضہ کی شرح میں اضافہ کی کوئی تجویز زیر غور ہے، اگر ہاں تو معاوضہ کی نظر ثانی شدہ شرح کیا ہوگی اور کب تک اس پر عملدرآمد ہوگا؟

(ہ) جو اساتذہ قیدیوں کو صنعتی کام کی تربیت دیتے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت اور ہنر کو پرکھنے کا کیا معیار ہے اور کیا یہ اساتذہ پارٹ ٹائم ہیں یاpermanent، نیز کیا ان تربیت دینے والے اساتذہ کا تعلق سرکاری محکموں سے ہے یا نجی طور پر ہائر کئے جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) صوبہ پنجاب کی مختلف جیلوں میں جو صنعتیں قائم ہیں ان کی تفصیل بحوالہ فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ میں فٹبال سازی کی صنعت عنقریب شروع کی جارہی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی سرکاری صنعتوں پر مشقت کرتے ہیں کیونکہ ان کی سزا بامشقت ہوتی ہے اور ان کو جیل قوانین کے تحت سزا میں معافی دی جاتی ہے لیکن نقد معاوضہ نہ دیا جاتا ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کی صرف دو جیلوں سنٹرل جیل لاہور اور سنٹرل جیل فیصل آباد میں قیدی لیبر پرائیویٹ فرم کو lease پر دیئے جاتے ہیں جو کہ صرف قالین بافی کا کام کرتے ہیں۔اس طرح قالین بافی کا خام مال پرائیویٹ ٹھیکیدار کا ہوتا ہے اور اس خام مال سے جو قالین بنائے جاتے ہیں وہ ٹھیکیدار کی ملکیت ہوتے ہیں اور ٹھیکیدار سے مبلغ-/40روپے فی قیدی یومیہ لیبر چارجز وصول کئے جاتے ہیں جن میں سے-/25روپے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے جاتے ہیں اور مبلغ-/15روپے فی قیدی یومیہ بطور incentive money ادا کئے جاتے ہیں۔

(د) اس ضمن میں فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ہ) جو اساتذہ قیدیوں کو کمپیوٹر کی تعلیم و تربیت دیتے ہیں ان میں اکثر کا تعلق مختلف NGOs سے ہوتا ہے اور وہ تنخواہ بھی NGOs سے لیتے ہیں مزید سنٹرل جیل لاہور میں قیدیوں کو ٹیکنیکل تعلیم اور ہنر سکھانے کے لئے مندرجہ ذیل ٹریڈز کے لئے

انسٹرکٹرز کو باقاعدہ اخبار میں اشتہار دے کر NAVTEC کی معاونت سے daily wages پر بھرتی کیا گیا ہے جن کو-/155 روپے فی گھنٹہ اور کم از کم چار گھنٹے روزانہ کی اجرت کے حساب سے معاوضہ دیا جاتا ہے اور یہ تمام انسٹرکٹرز پرائیویٹ ہوتے ہیں جو کہ دفتری اوقات میں قیدیوں کو فنی تربیت دیتے ہیں:۔

نمبر شمار	نام ٹریڈز انسٹرکٹرز	تعلیمی کیفیت/ہنر
1	شیٹ میٹل وویلڈنگ	تعلیمی معیار میٹرک مع ڈپلومہ (DAE) ازاں گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ مع 5سالہ تجربہ
2	موٹر وائنڈنگ	-ایضاً-
3	آٹو مکینک	-ایضاً-
4	کمپیوٹر	BSC کمپیوٹر سائنس میں 05سالہ تجربہ
5	ننگ (بنا)	تعلیمی معیار میٹرک مع 05سالہ تجربہ ازاں TTC/GVI/VTC
6	ٹریکٹر مکینک	-ایضاً-

7	الیکٹرک وائرنگ	-ایضاً-
8	کارپینٹری / وڈ ورکس	-ایضاً-
9	ہوم اپلائنسز	-ایضاً-
10	ڈومیسٹک ٹیلرنگ	-ایضاً-
11	کشیدہ کاری (زنانہ)	-ایضاً-
12	بیوٹیشن (زنانہ)	-ایضاً-
13	میسن	مڈل پاس 05سالہ تجربہ ازاں TTC/GVI/VTC

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں جز (ج) کا سوال کرنا چاہتی ہوں اس میں لکھا ہے کہ ایک قیدی کو -/40 روپے یومیہ لیبر دی جاتی ہے -/25 روپے گورنمنٹ کے خزانے میں جمع ہو جاتے ہیں اور -/15 روپے یومیہ فی قیدی اعزازیہ کے طور پر incentive money دی جاتی ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کون سے لاڈلے ٹھیکیدار ہیں جن کو -/40 روپے میں فی قیدی اجرت کا ٹھیکہ دے دیا جاتا ہے؟ اس قیدی کی -/40 روپے دہاڑی ہے، یہ کون سا زمانہ ہے؟ اس کی نشاندہی ہم نے دو سال قبل سوال کے ذریعے کی تھی لیکن جواب ابھی بھی دو سال بعد یہی آیا ہے کہ یہ تجویز بھی زیر غور نہیں ہے کہ ان کا یومیہ بڑھا دیا جائے۔ اس وقت قائد ایوان اس ہاؤس میں موجود ہیں اس لئے میں یہ نشاندہی کر رہی ہوں کہ -/40 روپے کا یہ کون سا زمانہ ہے کہ ایک قیدی کو یومیہ دیا جائے، اس میں گورنمنٹ کا بھی نقصان ہو رہا ہے اور قیدیوں کے ساتھ بھی زیادتی ہو رہی ہے اور آپ ان کا اعزازیہ کیوں نہیں اس ریٹ کے مطابق بڑھاتے جو پاکستان اور ہمارے پنجاب میں گورنمنٹ کی طرف سے لیبر کا مقرر ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 08-09-11 سے ہمارا محکمہ ٹھیکیدار سے -/42 روپے کے حساب سے لیتا ہے۔ اس وقت 55 قیدی سیالکوٹ جیل میں فٹبال کی stitching کر رہے ہیں۔ ہم انہیں پیسے بھی دیتے ہیں، آٹھ دن ایک ماہ پر remission بھی دے رہے ہیں، -/42 روپے بھی دے رہے ہیں اور 55 قیدی اس وقت سیالکوٹ جیل میں اس فیکٹری میں کام کر رہے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے ان سے یہ پوچھا ہی نہیں ہے کہ کتنے قیدی کام کر رہے ہیں، میں نے پوچھا ہے کہ کون سے لاڈلے ٹھیکیدار ہیں جن کو -/40 روپے اجرت پر ایک قیدی کو یومیہ دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے غور سے سن لیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جی، جناب سپیکر! میں نے سن لیا ہے۔ ہم باقاعدہ اخبار میں اشتہار دیتے ہیں، ٹینڈرز call کرتے ہیں، جو سب سے زیادہ اجرت دینے والا ٹھیکیدار ہوتا ہے اس کو ہم ٹھیکہ دیتے ہیں۔ وہ ٹھیکیدار اپنی نگرانی میں کام کرواتا ہے۔ اب باقاعدہ اخبار میں اشتہار آتا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اب ٹائم ختم ہو گیا کیونکہ اب bell ہو گئی ہے۔ تشریف رکھیں، آپ کی بڑی مہربانی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ قیدیوں اور ان کی یومیہ اجرت کا مسئلہ ہے۔ -/40 روپے یومیہ اجرت کا کون سا زمانہ ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ذاتی تو نہیں کہہ رہا ہوں۔ آپ نے منسٹر صاحب کی بات سن لی وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں جو ٹھیکیدار زیادہ سے زیادہ facilitate کرتا ہے ہم اس کو ٹھیکہ دیتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دیا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! انہوں نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو دوبارہ بتا دیں۔ ویسے محترمہ! آپ کی bell ہو چکی ہے، آپ کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اخبار میں باقاعدہ اشتہار آتا ہے، ٹھیکیدار آتے ہیں اور جو سب سے زیادہ اجرت دینے والا ٹھیکیدار ہو ہم اس کو ٹھیکہ دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ہم قیدیوں کو آٹھ یوم remission بھی دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ میں ایک question put کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہاں پر چودھری صاحب بھی تشریف فرما ہیں کہ کل اسلام آباد میں ارسا کی میٹنگ تھی کیونکہ اس وقت question hour ہے اس لئے میں ہاؤس کی sense لینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کیونکہ ہم نے یہ طے کیا تھا کہ during question hour کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوگا۔ یہاں وزیر اعلیٰ پنجاب تشریف رکھتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ میں اس بارے میں، پنجاب کے حقوق کے بارے میں اور جو پانی کے حوالے سے بات ہوئی ہے وہ ہاؤس کو بتاؤں۔ وہ پانی کے بارے میں بات کرنا چاہیں گے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! آپ مجھے بات کرنے کی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: جی۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں ٹریژری بنچز کی طرف سے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ issue پہلے لے لیا جائے۔

معزز ممبران: اس پر بات کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جی، چودھری صاحب! آپ پانی کے حوالے سے بحث کا آغاز کریں۔

بحث

صوبہ میں پانی کے حوالے سے عام بحث

(---جاری)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے یہ قائد ایوان کا استحقاق ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ rules کے مطابق اور روایت کے مطابق ہمیں بھی اپنی معروضات پیش کرنے کا حق ہے وہ اگر دے دیا جائے جو کہ کل لاء منسٹر کی سیٹ سے سلب کر لیا گیا تھا اور اگر یہ آج بھی سلب کیا جانا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں آپ تشریف رکھیں۔ ہم آپ کو سنیں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): ہم اپنی گزارش آپ تک پہنچانا چاہتے ہیں اور کل تو وہ بھی آپ تک نہیں پہنچ رہی تھی۔ سارے آرڈر نیچے سے ہو رہے تھے۔

جناب سپیکر: جی، میں سنوں گا۔ ذرا مہربانی کریں، پہلے ان کو سن لیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): بس، میری گزارش یہی ہے کہ ہماری معروضات بھی سنی جائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں آپ کی بات سنوں گا، کیوں نہیں سنوں گا؟ جی۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میڈیا کے ذریعہ گزشتہ روز کی میٹنگ جو پرائم منسٹر صاحب نے خود چیئر کی اس کا کوئی ایسے مؤقف بیان کیا گیا ہے جو کہ حقیقت سے تعلق نہیں رکھتا۔ کچھ عرصہ سے حکومت سندھ کی طرف سے یہ اعتراض ہو رہا تھا کہ چشمہ جہلم لنک کو جو ریگولر طریق کار ہے اس کے خلاف پانی چلا دیا گیا ہے۔ انھوں نے غالباً وزیر اعظم سے شکایت کا لہجہ اختیار کیا ہو گا تو آپ دیکھ چکے ہیں کہ وزیر اعظم خصوصی طور پر سندھ گئے تھے، ان کی کیبنٹ میٹنگ میں شامل ہوئے تھے، انھوں نے ان سے تاثرات لئے تھے اور پھر چیف منسٹر پنجاب سے ان کی گفتگو ہوئی تھی۔ چیف منسٹر پنجاب نے ان سے یہ درخواست کی تھی کہ دونوں صوبوں کو وہاں بلایا جائے، چیف منسٹرز ہوں اور ان کے اپنے اپنے ماہرین کی اور پولیٹیکل ٹیم ہو۔ چنانچہ کل چیف منسٹر وہاں تشریف لے گئے تھے، ان کے ساتھ ہمارے اریگیشن منسٹر جو اس وقت ہاؤس میں نہیں ہیں، راجہ ریاض احمد صاحب تھے اور میں تھا اور ہماری ٹیکنیکل ٹیم تھی جس میں سیکرٹری بھی تھے اور ماہرین بھی تھے۔ وہاں پر جو issues تھے وہ میں highlight کر دیتا

ہوں ویسے تو بہت سی باتیں ہوئیں کہ کانفرنس ہال میں اندر آنے سے پہلے وزیر اعظم نے دونوں وزرائے اعلیٰ پنجاب اور سندھ کو اپنے چیمبر میں بلایا اور وہاں ان دونوں کے مؤقف سنے۔ چیف منسٹر پنجاب نے وہاں بڑی وضاحت سے کہا کہ ہم سندھ کے پانی کا ایک قطرہ کبھی مانگیں گے اور اتنی ہی شدت سے کہا کہ نہ کبھی ہم پنجاب کے پانی کا ایک قطرہ بھی کسی اور کو دیں گے چونکہ سندھ نے اپنے کچھ تحفظات کا اظہار کیا ہے تو ہم ہر وقت ان کے ساتھ بیٹھ کر اپنے حقوق کی بات اور ان کے حقوق کو تسلیم کرنے کی بات کرنا چاہیں گے۔ چنانچہ پھر وہ کانفرنس روم میں آ گئے اور وہاں کم از کم اڑھائی گھنٹے دو تین issues تھے جن پر بات ہوتی رہی۔ ایک تو یہ ظاہر ہے کہ چشمہ جہلم لنک کے اوپر، پھر جو Equal Distribution of Indus River Water ہے اس پر بھی بات ہوئی کیونکہ سندھ کہتا ہے کہ میرا اتنا شیئر ہے اور جو پنجاب کی نہریں سندھ سے take off کرتی ہیں تو پنجاب کہتا ہے کہ ہمارا اتنا شیئر ہے ایک اور بہت touchy issue تھا اور بہت حساس issue تھا وہ ارسا کی constitution تھی اس میں آپ جانتے ہیں ایک ایک رکن ہر صوبے سے ہوتا ہے اور پانچوں ممبر مرکزی حکومت نامزد کرتی ہے جو کہ ایک ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے دور میں ایک executive order کے تحت کوئی بھی ممبر سندھ سے نامزد کر دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب شروع ہی اس طرح سے ہوتا ہے کہ سندھ کے چالیس فیصد ووٹ اور باقی سارے صوبوں کے ساٹھ فیصد ووٹ ہیں اور پنجاب میں جس کا صرف ایک ممبر ہے۔ یہ inequality وہاں ڈکٹیٹر کی وجہ سے پیدا کر دی گئی۔ آج تو ہم نے یہاں دیکھا ہے کہ ان کے دو چار ساتھی کالی پٹیاں باندھ کر آ گئے ہیں۔ اس وقت ان کو خیال نہیں آیا کہ اپنے ماتھے پر کالی پٹیاں باندھ کر جاتے۔

جناب سپیکر! جب ایک ڈکٹیٹر نے اتنا unilateral decision کر دیا کہ سندھ کی طرف سے ایک اور ممبر نامزد کر دیا حالانکہ اس وقت صوبوں کا مطالبہ یہ تھا کہ by rotations ہونا چاہئے یا ایسا آدمی نامزد کر دیا جائے جو جسٹس آف دی سپریم کورٹ یا ریٹائرڈ کوئی ایسا انجینئر ہو جس سے کوئی صوبائی تعصب نہ ملے لیکن یہ نہیں کیا گیا اور صرف اور صرف اس کے حکم پر سندھ کا ایک اور ممبر وہاں پر نامزد کر دیا گیا اور وہی بیٹھے تھے۔ ابھی حال ہی میں جو ایک تکرار ہوئی تھی کہ چیئرمین ارسا چھٹی پر گیا تھا اور پنجاب کا رکن اتفاق سے ارسا کا Acting Chairman بنتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ چشمہ جہلم

کینال میں پانی چھوڑ دیا جائے اور جو سندھ اور دوسرے صوبے کا ممبر تھا انہوں نے کہا کہ نہیں، اس طرح نہیں، جب کورم پورا ہو جائے گا تو آپ اس وقت یہ فیصلہ لیں۔ انہوں نے اس وقت مخالفت نہیں کی اور صرف یہ اصرار کیا کہ کورم پورا کر کے لیں اور اس وقت ہم دو ممبر ہیں۔ اس نے اپنے آپ کو ایک اور ووٹ بھی دے دیا کہ میں چیئرمین بھی ہوں ایک ووٹ چیئرمین کا ہوتا ہے اور ایک میرا اپنا ووٹ ہے تو لہذا ہم تین ہیں تو میں یہ پانی چھوڑ رہا ہوں تو اس نے دس ہزار کیوسک کی منظوری دے دی اور اس نے واپڈا کو convey کیا اور واپڈا نے پانی چھوڑ دیا اور اس پر سندھ نے react کیا تھا۔ اس irregularity کو regular کرنے کے لئے پنجاب کے چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب in rotation chairmanship سرحد کی باری ہے آج وہ نامزد ہو جائے گا اور یہ 2007 کا

واقعہ ہے جبکہ ایک ممبر نے اسی طرح سے ارسا کے behalf پر کینال کے پانی کی revolutions کا ایک فیصلہ دیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی کہ precedent ہوتے ہوئے چیف منسٹر پنجاب نے کہا کہ ہم اس پر insist نہیں کرتے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ regularity نہ کی جائے لہذا آج ارسا کی Chairmanship کے لئے سرحد کی باری ہے وہ نامزد ہو جائے گا اور آج کورم پورا ہو جائے گا۔ اس Irregularity کو پورا کرنے کے لئے regular ارسا کا آرڈر واپڈا کو بھیجا جائے گا اور چشمہ جہلم لنک کینال انشاءاللہ العزیز

ویسے ہی چل جائے گی۔ صرف اس کی Irregularity کو ہٹانے کے لئے چیف منسٹر پنجاب نے ان کو اجازت دی ہے کہ کورم پورا کر کے سرحد کا ممبر AS chairman ارسا کو regular کر دیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جن ممبران نے یہ سارا کھیل کھیلا، جنہوں نے اس کو اتنا highlight کر دیا۔ چیف منسٹر پنجاب کے اصرار پر وزیراعظم نے اس چیز کی اجازت دی ہے، صوبہ سندھ اس پر agreed ہے اور باقی صوبوں کا بھی consensus لے لیا گیا ہے۔ یہ سارا structure ارسا کا بدل دیا جائے گا اور اس طرح سے structure بنایا جائے گا جس میں کسی صوبے کے ساتھ ناانصافی ہو، نہ کسی کا حق مارا جائے اور نہ ہی کسی کا حق لے کر کسی اور کو دیا جائے۔ یہ کل طے ہوا ہے جس کی

misreporting
کی گئی ہے۔ یہ تو چیف منسٹر پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ جو ایک ڈکٹیٹر اور فرد واحد کے حکم کے تابع Irregularity ایک عرصے سے چلی آ رہی تھی اس کو انشاءاللہ عزیز ہم درست کرا کر آ گئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ قائد حزب اختلاف کو ذرا بولنے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے مجھ سے commitment کی تھی کہ question hour کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ابھی question hour ختم نہیں ہوا اور مجھے افسوس ہے۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے آپ سے ٹائم مانگا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ question hour کے بعد آپ کو ٹائم دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے یہ کہا، میں نے question ہاؤس کو put کیا اور ہاؤس نے اس کی اجازت دی تو اس کے بعد میں نے ان کو اجازت دی اور جو بات انہوں نے کی ہے وہ آپ نے سن لی ہے۔ اچھا مجھے نہیں پتا تھا کہ یہ کالی پٹیاں آپ نے کس لئے باندھی ہیں اور مجھے تو یہ تھا کہ کہیں یہ میرے خلاف کوئی احتجاج کر کے آئے ہیں۔ جی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! نہیں، آپ Custodian of the House ہیں ہم آپ سے بالمشافہ بھی بات کر سکتے ہیں اور میں بہت مشکور ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے جو آپ سے commitment کی ہے آپ کو ٹائم ضرور دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جناب قائد ایوان یہاں پر تشریف فرما ہیں اور آج میں ان کی تھوڑی سی سمع خراشی کروں گا کہ ان کے gesture سے پتا چل رہا ہے کہ آج مہربانی فرمائیں اور میری بات بھی سنیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر دو ہی پارٹیز ہوتی ہیں ایک حکومتی بنچز اور ایک اپوزیشن ہوتی ہے اور اپوزیشن اس وجہ سے اپوزیشن ہوتی ہے کہ وہ کم تعداد میں ہوتے ہیں۔ یہاں پر 9اور 6 کی اپوزیشن بھی رہی ہے لیکن ان کو یہ احساس دلانے کے لئے کبھی بھی دو سو یا تین سو آدمی نے اس طریقے سے دھاوا نہیں بولا، جس طریقے سے جناب چیف منسٹر صاحب کی right side کی سیٹ سے سپیکر کو اس طرح direction نہیں گئیں اور سپیکر نے بھی اسی طرح اپنی opinion دیئے بغیر اس پر عملدرآمد کبھی نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، میں ان چیزوں کو دہرانا نہیں چاہتا تھا لیکن آپ کی مرضی ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! کل میں نے جو دیکھا آپ اس کو برا منائیں یا جو مرضی سمجھیں، میں یہ اپنا استحقاق سمجھتے ہوئے اور اگر میں اس پر غلط کروں تو آپ اس پر کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے غلط کیا۔ اور کیمرہ کا ریکارڈ بھی گواہ ہے اور دوسرا آڈیو بھی گواہ ہے۔ جس وقت یہاں پر قرارداد پیش کی گئی تھی اس سے پہلے ارسا پر بحث ہو رہی تھی۔ ہم پرسوں بھی ایک قرارداد اٹھائے پھرتے تھے لیکن لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ اس میں amendment لے کر آئیں یہ ناکافی ہے اور کل ہم ایک amended لے کر آئے لیکن وہ بھی پھر جب صبح تو درخور اعتنا نہ سمجھی گئی لیکن ہم یہ کہتے ہوئے کہ چلیں! جب آپ لے کر آئیں گے ہم اس کو ہر صورت ووٹ دیں گے لیکن جس وقت یہ IRSA پر تقاریر ہو رہی تھیں ابھی question put نہیں ہوا تھا پوری reel چلا لیجئے گا۔ ہمارے ایک ساتھی نے کورم point out کیا۔ اگر 310 ممبران کسی چیز کو condemn کرتے ہیں تو کم از کم ڈیڑھ پونے دو سو تو یہاں پر اس کو redress کرنے کے لئے ہوں۔ لاء منسٹر صاحب نے، جب ہمارے ساتھی کو سُنا نہیں گیا آپ نے proceeding جاری رکھی۔ مجھے گلہ ہے، میں بھاری دل کے ساتھ کہہ رہا ہوں۔ مجھے Custodian of the House کو۔۔۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

MR SPEAKER: No, no please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے میرا نام لیا ہے۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: ان کو بولنے دیں، رانا صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! انہوں نے میرا نام لیا ہے میں کہتا ہوں کہ آمریت کے ان گماشتوں نے جو حرکت کی تھی اس پر ان کو جو زخم آئے ہیں یہ زخم چاٹنے کے لئے کوئی اور ٹائم رکھ لیں اس وقت پانی کے اوپر بات کریں۔ پانی کا مسئلہ جو ہے یہ سب سے important مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: پلیز رانا صاحب، پلیز رانا صاحب! بڑی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں باہر تھا جب مجھے---

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ایک منٹ۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اب مجھے قائد ایوان نے بھی کہا ہے کہ آپ بات کریں۔ میں اس کو اپنا استحقاق سمجھتے ہوئے اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بات کرنا چاہوں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں میں واحد تھا جب آپ نے اس کی بات بالکل سُنی ہی نہیں۔ آپ کورم پورا کر دیتے، آپ declare کر دیتے، اس نے کورم point out کیا تھا۔ آپ سارے rules پڑھ لیں، آپ ساٹھ آدمیوں پر یہ کہہ دیتے کہ کورم پورا ہے ہم خاموش ہو جاتے لیکن جب آپ نے سُنا نہیں، اس نے آپ کے سامنے آ کر کہا کہ میں کورم point out کر رہا ہوں، میں کورم point out کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں چلیں! وہ بھی rules کے مطابق نہیں تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر انہوں نے پانی کے اوپر بات کرنی ہے تو ہاؤس نے اجازت دی ہے ہم سُننے کو تیار ہیں۔ اگر انہوں نے اس اپنی حرکت کو صحیح کرنے کی کوشش کرنی ہے تو پھر بات یہ ہے کہ آمریت کے ان گماشتوں کی ہم یہ بات نہیں سُنیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی بات نہیں، مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "نہیں سُنیں گے، نہیں سُنیں گے" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جو انہوں نے کل انتہائی غیر اخلاقی حرکت کی ہے اس حرکت پر آپ ٹائم رکھ لیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! نہیں۔ پلیز! راناصاحب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ ٹائم رکھیں میں آپ کو کہتا ہوں، میں آپ کی خدمت میں اور آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کو یہ کہتا ہوں کہ جو انہوں نے کل حرکت کی ہے اس حرکت پر بات کرنے کے لئے آپ ٹائم مختص کر دیں۔ یہ بات کریں میں جواب دوں گا، ہاؤس فیصلہ کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ بات بھی کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): لیکن اب یہ بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): پنجاب کے پانی کے مسئلہ پر floor لے کر یہ اپنی حرکت کو چھپانے کی کوشش نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات سُنیں۔

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ قائد ایوان کی رائے کو اہمیت نہیں دے رہے۔ یہ قائد ایوان کی بات بھی نہیں مان رہے۔ یہ قائد ایوان کے اشارے کو نہیں سمجھتے۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): آپ ٹائم رکھ لیں، آمریت کے گماشتوں اور یزید کے سپوتوں کی ہم ہر صورت ملامت کریں گے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! نہیں۔ پلیز! ایسی بات نہ کریں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! ہم ہر چیز ثابت کریں گے ہمارے ساتھ جو 'دھرو' کرنے کی کوشش کی ہے میں پوری طرح سے اسے واضح کروں گا۔

جناب سپیکر: راناصاحب! نہیں۔decorum of the House کا خیال رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): اب یہ پانی پر بات کریں اس کے بعد ٹائم رکھ لیں۔ میں اس پر بات کروں گا۔(شور وغل)

جناب سپیکر: راناصاحب! نہیں۔ مجھے ان کی بات سُننے دیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: اگر Leader of the Opposition کو نہیں بولنے دیا جائے گا تو ہم Leader of the House کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! قائد ایوان کو بولنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ اُن کو بات کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): آپ لوگ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کرلیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! بات ہی کرنی ہوتی ہے اسی وقت کر رہے ہیں۔ یہ قائد ایوان کے سامنے سچ سُنتے ہوئے کیوں شرما رہے ہیں؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! نہیں، be relevant.

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! sorry۔ آپ نے ان کے لئے آرڈر کیا۔ ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن وہ آرڈر کیسے ہوا تھا؟

جناب سپیکر: اس بات کو چھوڑ دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): اچھا! دوسری بات، میں آگے چلتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): ان سے کہیں کہ پانی کے مسئلے پر بات کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: آپ قائد حزب اختلاف کو نہیں بولنے دیں گے تو ہم بھی قائد ایوان کو نہیں بولنے دیں گے۔

MR SPEAKER: No cross talk, I say no cross talk.

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): کیا کر رہی ہیں آپ ؟ آپ نہ بولیں۔ میں خود ہی سنبھال لوں گا۔

MR SPEAKER: Order please, order in House.

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جب قرارداد put ہونے کے بعد مشترکہ طور پر منظور ہو گئی تو کیا لاء منسٹر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ آج ہم اُن کو نہیں سُنیں گے اور آپ نے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میری بات سُنیں، relevant ہو جائیں۔ آپ پانی پر بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ time fix کر دیں۔

جناب سپیکر: relevant ہو جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ کل کی ان کی حرکت پر بات کرنے کے لئے time fix کر دیں۔ آپ ابھی announce کر دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): چلیں! میں پانی پر بات کر لیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! آپ ابھی time fix کر کے announce کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، بعد میں time fix کریں گے، میں خود کروں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ وہ پانی پر بات کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! اب میں پانی پر بات کرتا ہوں۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں ہمارے ایک سینئر رکن محترم ذوالفقار علی خان صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت یہ کالی پٹیاں کیوں نہیں باندھتے تھے، اس وقت کبھی نہر بند نہیں ہوئی تھی ؟ اب یہ بند ہونے کے نو ماہ بعد کھلی ہے اور کھلنے کے بعد بند ہو گئی ہے جب یہ کھلے گی تو یہ پٹیاں جو باندھی ہیں وہ بھی کھل جائیں گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ گواہ ہے کہ پچھلے سال میں نے point out کیا تھا کہ یہ چاہے پچھلی

حکومت کا ہی ہے لیکن سندھ کے دو نمائندے ہیں یہ زیادتی ہے اس کو reconstitute کروایا جائے۔ یہ اپیل میں نے جناب وزیر اعلیٰ سے اپنی speech کے اندر کی تھی اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جہاں کا پانی بند ہوا ہے اس جنوبی پنجاب کا تیس لاکھ ایکڑ۔۔۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): جناب سپیکر! Point of personal explanation!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): میں بات مکمل کر لوں۔ آپ کا استحقاق ہے بعد میں کہئے گا۔ جنوبی پنجاب کا تیس لاکھ ایکڑ رقبہ ہے اور سارے سندھ کے اندر صرف سترہ لاکھ ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے اور پورے پنجاب کو اس وقت ایک لاکھ 42 ہزار کیوسک پانی مل رہا ہے اور سندھ کو دو لاکھ کیوسک آج صبح مل رہا تھا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم تو پنجاب کے عوام کے حقوق کے تحفظ کے لئے منتخب ہو کر یہاں پر آئے ہیں۔ یہاں پر ایک اور ہی سلسلہ چل پڑا ہے کہ یہاں پر اس ایک سیٹ کو چھوڑ کر سارے کے سارے عجیب قسم کے ماحول میں کلاشنکوفیں اٹھائے ہماری طرف دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس کے تمام ممبران نہایت ہی معزز ہیں، بہت ہی قابل احترام ہیں۔ ایک دوسرے کا احترام کریں۔ جی۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جی، تمام ممبران معزز ہیں۔ میں آپ سے مخاطب ہو کر یہ کہہ رہا ہوں کہ جب بھی یہاں سے ہمارے نمائندے وہاں جاتے ہیں، لوڈ شیڈنگ ختم کروانے گئے، آٹھ بجے تک کی دکانوں کی بندش لے کر آ گئے۔ پرسوں کی تقاریر یہاں پر موجود ہیں Irrigation Minister، جناب ذوالفقار علی خان کھوسہ صاحب اور جناب قائد ایوان کی speech ہے کہ ہم پانی کے ایک قطرے پر بھی compromise نہیں کریں گے۔ جب تیس لاکھ ایکڑ کو آنے والی نہر نو ماہ کے بعد کھلتی ہے اور چند دنوں کے بعد بند ہو جاتی ہے تو ہم ان بیانوں کو کیا سمجھیں؟ ہم یہ درخواست کرتے ہیں ہم یہ پٹیاں ان کے وعدے پر بھی کھول دیتے ہیں کہ یہ نہر جو بند ہے یہ کھل جائے گی اور یہ نہر بند نہیں ہو گی۔ ہم ان کے وعدے پر ابھی کھولنے کو تیار ہیں لیکن اگر یہ بند رہی تو یہاں پر پٹیاں بھی بندھی رہیں گی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج کی تمام اخباریں دیکھ لیں ایک ہی heading ہے کہ بند کر دی گئیں۔ کوئی reason نہیں بتائی گئی۔ شاید ان کا میڈیا اتنا فعال نہیں ہے یا میڈیا نے صحیح طریقے سے convey نہیں

کیا ہم انہی کی بات مان لیتے ہیں۔ ہم ماننے والے لوگوں میں سے ہیں، ہم believe کرنے والے لوگوں میں سے ہیں لیکن اگر پھر بات پوری نہ ہو اس کو کچھ اور رنگ دیا جاتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کا بھی استحقاق ہے، آپ کی بھی ایک ڈیوٹی ہے آپ اپنی زبان سے فیصلہ دیا کریں لیکن آپ نیچے سے حکم سُنتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ نہیں بولتے ہیں اس کا ہمیں دُکھ ہے آپ اسی کو replicate کر دیا کریں لیکن کچھ اپنی زبان سے ہمیں حکم صادر فرمایا کریں۔ صرف لاء منسٹر کا حکم جو ہے حکم کے طور پر یہاں پر چلتا ہے یہ ہمیں قبول نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں نے لاء منسٹر صاحب کے حکم کی بات نہیں کی۔ آپ غلط سمجھے ہیں میں نے مکمل اپنی کارروائی کی ہے اور اس کے بعد میں نے اجلاس کو next day کے لئے adjourn کیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے جواب دینا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں چلا جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ میں نہیں جانے دوں گا، میں کیوں جانے دوں گا؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ حکم کریں میں چلا جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ صرف treasury benches کو ٹائم دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں آپ کے Leader of the Opposition بول رہے تھے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں نے سب سے پہلے آپ سے ٹائم مانگا تھا۔

جناب سپیکر: بات سُنیں۔ انہوں نے جواب دینا ہے ان کو بات کرنے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: میں کیا کسی سے کم تر ہوں کہ میری بات نہیں سُنی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ میرے لئے بہت معتبر ہیں، بہت معزز ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پھر میری بات کیوں نہیں سُنی جاتی؟

جناب سپیکر: جی، اُن کی بات کا جواب آئے گا پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! مجھے وجہ بتادیں کہ مجھے کیوں ٹائم نہیں دیا جارہا؟

جناب سپیکر: محترم! میں نے آپ کو یہ کہا ہے کہ جب Question Hour ختم ہو گا میں آپ کو سات منٹ دوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: باقی لوگوں کو Question Hour میں ٹائم مل گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں request کرتا ہوں۔ کل ہمارے ممبر کی چھوٹی سی کوتاہی کی وجہ سے اسے بہت بڑی سزا دی گئی اور اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ آج ہمارے ایک ممبر کو تھوڑی دیر کے لئے بولنے دیا جائے اگر آپ کی اجازت ہو تو۔

جناب سپیکر: چلیں! چودھری صاحب کی بات مان لیتے ہیں لیکن میں آپ کو ایک بات بتادوں شاید آپ اس وقت یہاں پر نہیں تھے جب میں نے ہاؤس میں question put کیا ہے۔ ہاؤس کی اجازت سے میں نے ان کو اجازت دی ہے اور آپ کے لئے میں نے کہا تھا کہ میں پانچ کی بجائے سات منٹ دوں گا لیکن Question Hour کے بعد۔ اب Question Hour ہے تو ٹائم کا ذرا خیال کیجئے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی۔ کیونکہ یہ بات اب اس وقت شروع ہو گئی ہے۔ آپ کی کرسی بھی گواہ ہے اور اس House کے سارے ممبران بھی گواہ ہوں گے پچھلے ڈیڑھ سال کے عرصہ پر ہم اس پانی کے issue پر بات کر رہے ہیں اور ہماری بات کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! "دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔" اسی قسم کی commitment ہمارے ساتھ فروری میں بھی کی گئی تھی اور سردار صاحب، راجہ ریاض صاحب کو کراچی بھیجا گیا تھا اور اسی کرسی پر کھڑے ہو کر راجہ ریاض نے کہا تھا کہ سی جے لنک کینال بند نہیں ہو گی اور اگر بند ہو گی تو میں استعفیٰ دے دوں گا پھر فروری میں اسی وقت سی جے لنک کینال بند کر دی گئی۔ آج میں کیسے یقین کروں جب حکومت کی ساکھ ہی خراب ہو گئی ہے، حکومت کی بات کا اب اعتبار

نہیں رہااس لئے ہم یہ شور مچا رہے ہیں اور پٹیاں باندھ کر اپنا احتجاج رجسٹرڈ کروا رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سارے اخبارات غلط ہیں، سارے میڈیا نے غلط رپورٹنگ کی ہے؟ کسی بھی اخبار کو آپ اٹھا کر دیکھ لیں۔Look at any paper. Chashma Jhelum Link Canal closed. Punjab agree to resolve the issue. چشمہ جہلم لنک کینال کے فیصلے پر قائم مقام چیئرمین تبدیل۔ چشمہ جہلم لنک کینال کھولنے کا فیصلہ منسوخ۔ جناب! یہ سارے اخبار غلط ہیں، سارے اخباروں نے غلط reporting کی ہے۔ پاکستان ٹیلی ویژن جو کہ آفیشل ٹی وی ہے حکومت پاکستان کی زبان ہے اس نے یہ چیز رپورٹ کی ہے۔ ابھی ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ نہیں ہوا۔ کس کی بات پر یقین کریں۔ ان سارے اخبارات والوں پر یا ان لوگوں کی بات پر یقین کریں جنہوں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ نہیں ہوگا اور یہ ہوا۔ فروری میں یہ چشمہ جہلم لنک کینال جب کھلی اس کو بند کر دیا گیا اور اس floor پر یہ commitment کی گئی تھی کہ ایسا نہیں ہوگا، آپ اس کی recording نکلوا لیں میرے پاس ان کی لکھی ہوئی تقریر بھی پڑی ہے۔ مجھے بتائیں میں پھر کس کی بات پر یقین کروں۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ قدرتی طور پر آپ کی پٹی کھل چکی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! کون کہہ رہا کہ میری پٹی کھل چکی ہے۔ آپ اس کو مذاق میں نہ ٹالیں یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔ یہ ہنسی مذاق والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہم بھی آپ سے مذاق نہیں کر رہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: خدارا! کسی وقت تو serious ہوا کریں۔ ہم انہی عجیب عجیب چیزوں میں اپنی بات کو ٹال دیتے ہیں اور اس صوبے، ملک کے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ ہم صوبے کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! کسی serious بات کرنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: صوبے کے Custodian یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں Don't worry اور آپ ایسی بات نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ڈاکٹر سامیہ امجد نے معزز ممبر محسن لغاری
کے بازو پر نئی سیاہ پٹی باندھی)

چودھری ممتاز احمد جھجہ: پوائنٹ آف آرڈر۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔No cross talk. None is allowed.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! پانی ہمارا اس وقت سب سے اہم resource ہے۔ جو ہمارا تھوڑا سا پانی ہے اس کو judiciously استعمال کرنا ہے۔ IRSA کی decomposition کے لئے قرارداد میں سوموار کو لایا تھا۔ میں نے رانا صاحب سے بھی consult کیا تھا اور اس میں ہم نے کہا تھا کہ اس میں neutral بندہ ہو گلگت، بلتستان سے ہو، آزاد کشمیر سے ہو یا اسلام آباد سے ہو۔ تو رانا صاحب نے کہا کہ یہ آئینی بات ہے میں پہلے دیکھ لوں کہ گلگت، بلتستان کا بندہ ہو سکتا ہے یا نہیں اور پھر اس قرارداد کو ہم متفقہ طور پر لے کر آئیں گے۔ اس کے بعد اس پر کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں یہی چیز بار بار کہتا ہوں کہ 1991 کا Water Accord جس کو آج ہم اپنا سب سے مقدس document سمجھ کر پانی کے اوپر بات کرتے ہیں۔ اس کے اندر یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ صوبے اپنی مرضی سے اپنا پانی لے سکتے ہیں۔ جتنا سندھ کا indent ہے ان کو مل رہا ہے چشمہ جہلم لنک کینال ہمارا پانی ہے پنجاب کا جو حصہ ہے وہ ہم چشمہ جہلم لنک کینال سے مانگ رہے ہیں۔ میں یا میری زمین اس پانی میں سے ایک قطرہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بھی پنجاب کا حصہ ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں وہی کہہ رہا ہوں۔ اگر کوئی یہ سمجھ رہا ہے کہ میرا اس میں کوئی ذاتی مفاد ہے تو 'لا اِلٰہ الا اللہ مُحمد رَسول اللہ' ایک قطرہ بھی ہمیں وہاں سے نہیں ملتا۔

جناب سپیکر: سارے پنجاب کا مسئلہ ہے بلکہ ساری قوم کا مسئلہ ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جو محدود وسائل ہیں ان کو بہتر استعمال کرنے کا مسئلہ ہے۔ مہربانی کرکے اس مسئلے کو resolve کریں۔ شکریہ

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ(سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ):جناب والا!میں ذاتی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:شکریہ۔سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ!

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ(سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ):جناب والا!اگر وہ بول رہے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر:نہیں،انہوں نے اپنی بات ختم کرلی ہے۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ(سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ):جناب والا! On a point of personal explanation پر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ اس وقت پانی کی بندش نہیں ہوئی تھی لہذا ہم نے کالی پٹیاں نہیں باندھیں۔میرے خیال میں وہ میری بات توجہ سے نہیں سن رہے تھے میں نے ان کی توجہ دلائی تھی کہ پرویز مشرف کا جو ایک appointee سندھ صوبے سے کر دیا گیا تھا اس پر میں نے اعتراض کیا تھا کہ اس وقت انہوں نے کالی پٹیاں نہیں باندھی تھیں۔باقی جو یہ بات کرتے ہیں پنجاب کے حقوق کی کہ ہم تو پنجاب کے حقوق کی خاطر لڑ رہے ہیں،جی ہاں میں بھی اسی صوبے کا رہنے والا ہوں اور اس ایوان کے تمام ممبران بھی اسی صوبے کے رہنے والے ہیں اور ہم نے وہ ساڑھے آٹھ سال بھی دیکھے ہیں جو یہ پنجاب کے حقوق کے لئے لڑ رہے تھے جو پنجاب میں خون گرا ہے اس کا انہوں نے پرویز مشرف سے مطالبہ کیا تھا،پنجاب کے ساتھ جو ناانصافیاں کی گئی ہیں اس کا انہوں نے پرویز مشرف سے مطالبہ کیا تھا،آج چونکہ پرویز مشرف یہاں سے بھاگ چکا ہے اور ان کو چھپنے کے لئے جگہ کہیں نہیں مل رہی تو آج یہ پنجاب کے حقوق کی باتیں کر رہے ہیں۔ایک رکن وہاں سے کہہ رہے ہیں کہ صوبہ پنجاب کو یا صوبوں کو حق ہے کہ جہاں سے وہ پانی لینا چاہیں لے سکتے ہیں۔میں تفصیل میں نہیں گیا اور میں ایوان کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا تھا۔یہ document بھی میرے پاس موجود ہے جو ہم نے وہاں پر پیش کیا اور اس پر صوبہ سندھ جو۔۔۔

جناب سپیکر:آرڈر پلیز۔

سینئر مشیر برائے وزیر اعلیٰ (سردار ذوالفقار علی خان کھوسہ): ایک عرصہ دراز سے پنجاب کا پانی لینے پر اعتراض کرتا تھا ان کو ہم نے تسلیم کروایا ہے کہ پنجاب جب چاہے چشمہ جہلم لنک کینال سے پانی لے سکتا ہے اور ٹی پی لنک سے بھی پانی لے سکتا ہے۔ ایک ان کی request تھی اور وہ بڑی جائز ہے کہ جب دریائے سندھ میں پانی کی کمی واقع ہو جائے تو پھر جو کمی ہو گی وہ پنجاب اور سندھ share کریں گے۔ ہم نے صوبہ سندھ میں خدانخواستہ اس قسم کے حالات پیدا نہیں کر دینے جو ان کے دور حکومت میں ہوئے تھے کہ صوبے ایک دوسرے کو گالیاں نکال رہے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم چاہتے ہیں کہ جب پانی کی کمی ہو گی تو بھائیوں کی طرح ہم بھی ان کے ساتھ پانی کی کمی کا حصہ برداشت کریں گے اور وہ ہمارے ساتھ پانی کی کمی کا حصہ برداشت کریں گے۔ انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ چشمہ جہلم لنک کینال پنجاب کا حق ہے صرف کمی کے وقت وہ بھی اتنا برداشت کریں گے جتنی ہمیں کمی برداشت کرنی پڑے گی۔ آج یہ ڈھونگ رچا رہے ہیں اور انہوں نے پنجاب کے حقوق کی بات کی ہے بہت سی ایسی باتیں ہیں جب ان پر بات ہو گی جیسا کہ وزیر قانون نے کہا ہے اس کا بھی ہم جواب دیں گے۔ ہم نے پنجاب کے وہ تمام حقوق اس میٹنگ میں سندھ کے وزیر اعلیٰ اور ان کی ٹیم سے تسلیم کروائے ہیں کہ انشاءاللہ العزیز اس میں اب آئندہ ان کی طرف سے کوئی نقطہ اعتراض نہیں ہو گا۔ شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں کچھ عرض کروں گا۔

جناب سپیکر: حضور یہ وقفہ سوالات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: دیکھیں مجھے آگے بڑھنے دیں۔ جو ٹائم اس میں خرچ ہوا ہے میں نے وہ سوالات کے لئے دینا ہے۔ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری (چودھری شوکت محمود بسراء، ایڈووکیٹ): جناب والا! ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ No please آپ تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے بھی کچھ عرض کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پہلے یہاں موجود تھا پھر اس کے بعد ایک میٹنگ میں چلا گیا کیونکہ میرے ساتھ وعدہ تو یہ کیا گیا تھا کہ یہ issue question hour کے بعد اٹھایا جائے گا لیکن یقیناً میرے بھائی محسن لغاری صاحب سے صبر نہیں ہوا ہو گا۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب محسن لغاری سے پہلے کسی اور سے صبر نہیں ہوا۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! issue یہ ہے کہ 2007 میں ایک آمرانہ فیصلے کے ذریعے یہی چشمہ جہلم لنک کینال جو ہے اس کو ایک آدمی کے فیصلے سے اور آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ اس وقت کس کی حکومت تھی پھر ایک ایسا واقعہ ہوا جو تاریخ کا حصہ بنا اور اب پھر 2010 میں ایک procedure کی غلطی کی وجہ سے ایک فیصلہ ہوا اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو وزیر اعلیٰ سندھ نے درخواست کی کہ آپ یہ جو procedure کی غلطی ہے اس بارے میں ایک میٹنگ رکھیں اس پر وزیر اعلیٰ صاحب نے وزیر اعظم صاحب کو گزارش کی اور کل کی میٹنگ میں وہ جو procedure کی غلطی تھی وہ جب سامنے آئی تو اس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ بھی ماضی کی طرح تاریخ کا حصہ نہ بن جائے۔ ہم اس procedure کی غلطی کو proper طریقے سے ختم کریں اور دوبارہ IRSA کی میٹنگ فوری طور پر بلائی جائے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ آج کل اللہ کا شکر ہے کہ دریاؤں میں، ڈیمز میں وافر پانی ہے، بہت زیادہ پانی ہے جتنا کوئی صوبہ پانی مانگے گا IRSA اس وقت اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اتنا ہی پانی دے سکتا ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس procedure کی غلطی کو ختم کر کے فوری طور پر صوبے اپنی demand دیں اور IRSA کے پاس پانی موجود ہے تو وہ پانی مہیا کرے۔ کل ہی ہم نے اپنی demand دے دی تھی آج دو بجے اس سلسلے میں میٹنگ ہو رہی ہے اور اس میٹنگ میں انشاء اللہ

IRSA ہماری demand کے مطابق چشمہ لنک کینال میں بھی اور باقی بھی جو ہماری demand ہے وہ پوری کر دے گا۔ یہ جو میرے بھائیوں کو غلط فہمی ہوئی ہے خدانخواستہ یہ صوبہ پنجاب جو ہے ہم اس کے محافظ ہیں، پنجاب کے عوام نے ہم پر اعتماد کیا ہے لیکن جو یہ بے چارے بیٹھے ہیں پوری انتظامیہ اور آئی بی کا ایک شاہ ہوتا تھا وہ انٹرویو لے کر اور سب کچھ ہونے کے باوجود یہ بے چارے چند رہ گئے ہیں۔ انہیں کہیں کہ یہ خاموشی سے بیٹھیں اگر انہیں پانی چاہئے تو میں ان کے گھروں تک پانی پہنچانے کے لئے تیار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

رائے محمد اسلم خان کھرل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ Now we take up questions.

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری ایک بات رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ایک دفعہ ہی بات کر لیا کریں۔

جناب خالد امتیاز خان بلوچ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: بلوچ صاحب! تشریف رکھیں۔ بلوچ صاحب پلیز! تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پانی کی کمی کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ پانی اس ملک کی ضرورت ہے، زراعت اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہماری یہ پوری کوشش ہے کہ زمینداروں کو زیادہ سے زیادہ پانی دیا جائے[*******]

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ غیر شائستہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس اہم موضوع کے لئے ہاؤس کی sense لے کر میرے انتہائی قابل احترام قائد حزب اختلاف اور دوسرے معزز ممبران کو اس پر بات کرنے کا موقع دیا۔میں سمجھتا ہوں کہ جیسے سینئر وزیر / وزیر آبپاشی راجہ ریاض صاحب، سینئر ایڈوائزر اور پھر دوسرے ممبران نے بات کی ہے میں اس بحث کو سمیٹتے ہوئے اس ایوان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اس کو سیاسی scouring point کا ذریعہ نہیں بنانا چاہئے۔اگر کہیں کسی بھائی یا کسی صوبے کو کوئی اعتراض یا مسئلہ پیدا ہوا ہے تو اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم مل بیٹھ کر اور انتہائی اچھے انداز میں اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کریں۔میں پہلے بھی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں اور آج پھر اس ایوان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ پاکستان کسی بھی مزید محاذ آرائی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں مل بیٹھ کر اپنے معاملات طے کرنے ہیں۔اگر ماضی میں ایک ڈکٹیٹر جس نے پاکستان کے لئے تباہی کا سامان پیدا کیا،اس نے پاکستان کو تباہ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور میرے قابل احترام ممبران جو سامنے بیٹھے ہیں اور قائد حزب اختلاف چوہدری ظہیر الدین صاحب جن کے لئے میرے دل میں بڑا احترام ہے اگر اس وقت انہوں نے اس آمر کے خوف کی وجہ سے اپنی زبان نہیں کھولی تو میں سمجھتا ہوں کہ آج انہیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ پنجاب کے حقوق کی بات کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کل جناب وزیر اعظم نے بڑی مہربانی کی اور میٹنگ بلائی وہاں پر میں نے اس سقم اور اس آمر کی زیادتی کو raise کیا اور میں اس میٹنگ میں موجود باقی ساتھیوں کا بہت مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس بات کو appreciate کیا کہ واقعی آمر نے ایک ایگزیکٹو آرڈر سے یہ فیصلہ کر دیا کہ ارسا میں وفاق کا ممبر ہمیشہ کے لئے ایک صوبے سے ہو گا۔وفاق کو،وزیر اعظم کو پورا حق ہے کہ وہ پنجاب، سندھ، خیبر پختون خواہ، بلوچستان، آزاد کشمیر، بلتستان، جہاں سے بھی چاہیں جس کی ارسا کا قانون اور آئین اجازت دیتا ہے وہ ممبر رکھ سکتے ہیں اور ماضی میں ہوتا رہا ہے۔مگر ایک آمر نے اپنے ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے جس طرح آئین اور قانون کی دھجیاں اڑائیں اس نے ارسا میں بھی وفاق کی nomination کے حوالے سے بھی تمام قواعد وضوابط کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے till further orders ارسا کا ممبر مقرر کر دیا۔

جناب سپیکر! آپ اس بات کو appreciate کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو یہ توفیق دی کہ کل وزیر اعظم صاحب اور ہم نے ماضی کی اس زیادتی اور چیرہ دستی کو raise کیا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم اسے rectify کریں گے۔ اب انشاء اللہ ارسا کی constitution آئین اور قانون کے مطابق ہوگی۔ کل جناب وزیر اعظم کی میٹنگ سے پہلے ہماری اور وزیر اعلیٰ سندھ کی ٹیم کے درمیان میٹنگ ہوئی۔ میں یہاں پر وزیر اعلیٰ سندھ جناب قائم علی شاہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں میرے colleague وہاں موجود تھے انہوں نے کہا کہ جناب وزیر اعظم میرے وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایسے تعلقات ہیں کہ جیسے ہم نے مل بیٹھ کر این ایف سی کو نبھایا اسی طریقے سے اس مسئلے کو بھی طے کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: لغاری صاحب.No interruption, this is very bad جی، چیف منسٹر صاحب!

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): جناب سپیکر! وہاں پر بعض ممبران نے وزیر اعظم کی موجودگی میں اس بات کے خدشے کا اظہار کیا کہ ہمیں باضابطہ میٹنگ میں دونوں اطراف سے بات کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہئے کیونکہ یہ اتنا contentious issue ہے کہ خدانخواستہ اس پر معاملہ بہت بڑھ جائے گا۔ میں نے کہا کہ آپ بالکل فکر نہ کریں، صوبہ سندھ سے جو ہمارے بھائی آئے ہوئے ہیں ہم ان کے ساتھ بھائیوں کی طرح اس مسئلے کو طے کریں گے۔ میرے جو محترم ممبران سامنے بیٹھے ہیں اور قائد حزب اختلاف بیٹھے ہیں میں بڑے ادب سے ان کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اگر یہ ہمیں دانہ ڈالنے کی کوشش کریں گے تو ہم دانے کو چگیں گے نہیں بلکہ پاکستان کو قائم رکھیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم قائد اور اقبال کے فرمودات کے مطابق عمل پیرا ہو کر معاملات حل کریں گے، ہم آمر کی طرح پاکستان کے آئین کو پاؤں تلے نہیں روندیں گے بلکہ انشاء اللہ اس آئین کو اپنے سر پر رکھیں گے اور پاکستان کی ہر بات کو پاکستان کے ہر interest کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھیں گے اور ہر قربانی پاکستان کے لئے دیں گے لیکن میں آج پھر یہ بات دہراتا ہوں جو میں نے پہلے کہی کہ ہم سندھ کی ایک بوند لینا چاہتے ہیں اور نہ ایک بوند کسی کو دیں گے۔ پنجاب اپنے حقوق کے لئے قانونی لڑائی لڑے گا لیکن اگر ان کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ اس کے ذریعے ہمیں اور سندھ کو آپس میں لڑا دیں گے تو یہ

ان کی خام خیالی ہے یہ کبھی نہیں ہو گا۔پنجاب، سندھ، خیبر پختون خواہ، بلوچستان، آزاد کشمیر یہ پاکستان کے پانچ قلعے ہیں ہم انہیں مضبوط کریں گے۔ انہوں نے اس قلعے میں دراڑیں ڈالنے کی بھرپور کوشش کی لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے لہذا یہ اطمینان رکھیں جس طرح یہاں پر سینئر منسٹر نے بات کی ہے اور انہیں latest information ہے کہ آج دو بجے ارسا کی میٹنگ ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب دو بجے میٹنگ ہو جائے گی اور فیصلہ قانون کے مطابق ہو جائے گا۔حالانکہ 2007 کی نظیر موجود ہے وہ ان کا زمانہ تھا، وہ ایک آمر کا زمانہ تھا ہم نے اسے بھی بنیاد نہیں بنایا۔ایک ممبر نے فیصلہ دیا تھا اور ہم اس کا سہارا لے سکتے تھے لیکن ہم نے کہا کہ کوئی بات نہیں ہے اگر اس سے ہمارے سندھ کے بہن بھائیوں کی دلآزاری ختم ہو سکتی ہے تو ہم تیار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف): آج میٹنگ ہو رہی ہے انشاء اللہ جب دوبارہ چشمہ جہلم لنک کینال کھل جائے گی تو پھر ان کی پٹیاں بھی کھل جانی چاہئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس ایوان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور آپ کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ کل یہاں پر جو قرارداد پیش کی گئی اور اسے اس ایوان نے اپنی پوری تائید سے منظور کیا۔میں آج پھر یہاں پر یہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ان معزز ممبران کا honour ان کی dignity، ان کی قدر و منزلت اور ان کے حقوق کی پاسداری کرنا آپ کا بھی فرض ہے اور میرا بھی فرض ہے اور انشاء اللہ اس ایوان کے تقدس کو بحال کرنے اور اسے protect کرنے کے لئے میں، آپ اور پورا ایوان اپنا فرض نبھاتا رہے گا۔ کل ایوان کے اندر جو قرارداد پاس ہوئی ہے مجھے امید ہے کہ اگر ہمارے میڈیا کے بہن بھائیوں کو پہلی قرارداد پر کوئی اعتراض تھا لیکن کل کی قرارداد کے بعد یہ بات واضح ہو جانی چاہئے کہ media ریاست کا چوتھا ستون ہے، ہم ان کا دل سے احترام کرتے ہیں۔اخبارات اور ٹیلیویژن پر جو تجزیے کئے جاتے ہیں ان کو ہم غور سے پڑھتے اور سنتے ہیں۔Media کی آزادی کے اوپر قدغن لگانے کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔انہوں نے قدغنیں لگائیں۔

(اپوزیشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)

انہوں نے اپنے دور میں Media پر پہرے بٹھائے اور تالے لگوائے اور ان کے دور میں کیمرے والوں کے سر پھوڑے گئے۔ آج میں یہ کہوں گا اور اس بات کو دہراؤں گا کہ اس ملک کے اندر دس سالہ آمریت کے خاتمے کے لئے جب اس ایوان کے ایک ایک منتخب ممبر نے، ہماری سیاسی پارٹیوں کے workers نے، بہنوں، بھائیوں اور بزرگوں نے قربانیاں دیں، اپنے وقت کی قربانی دی، اپنی جانوں کی قربانیاں دیں، ان کے سر پھٹے، ان کے کپڑے پھاڑے گئے، ان کو گریبانوں سے پکڑا گیا تو اگر اس وقت media ساتھ نہ دیتا تو آج یہ جدوجہد اور قربانی اپنا رنگ نہ لاتی لہذا media چوتھا ستون ہے، ہمارے دل میں ان کے لئے بہت احترام ہے۔ اگر کوئی غلط فہمی تھی تو کل کی قرارداد نے اس کو ختم کر دیا ہے۔ میں اس ایوان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جرأت سے دوبارہ یہ قرارداد پیش کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اب یہ باب ختم ہو گیا ہے۔ جنہوں نے اس معاملے کو خراب کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا سر جھکایا ہے اور جنہوں نے نیک نیتی کے ساتھ اس معاملے کو حل کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو سرخرو کیا ہے۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! دیکھیں وقفہ سوالات چل رہا ہے۔ مہربانی کریں، میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات عرض کرنی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، کرنل صاحب! For God sake مجھے ہاؤس کا business take up کرنے دیں۔ تشریف رکھیں۔ یہ بہت ضروری سوالات ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں نے صرف اپنے اپوزیشن کے بھائیوں سے ایک درخواست کرنی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ بھی رہنے دیں، مہربانی فرمائیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں معزز قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کے معزز ممبران سے یہ گزارش کروں گا کہ میری اور قائد ایوان کی یقین دہانی کے بعد وہ اپنی یہ کالی پٹیاں اُتار دیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں یہ بات وقفہ سوالات کے بعد کرنا چاہتا تھا لیکن راجہ ریاض، سینئر منسٹر نے روایت توڑ کر درمیان میں بات کی ہے اس لئے میں بھی بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ C.J. Link Canal دو بجے کھل جائے گی۔ تو یہ پنجاب کی زمینوں کو بنجر کرانے کی جو movement ہے ہم اس میں حصہ دار نہیں بنتے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دو بجے C.J.Link Canal کھل جائے گی۔ اگر یہ دو بجے کھل گئی تو ہم کالی پٹیاں اُتار کر ہاؤس میں آ جائیں گے۔ اُس وقت تک ہم boycott کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران ہاؤس سے walkout کر گئے)

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کیا ہو گیا؟ ایسا نہ کریں۔ تنویر اشرف کائرہ صاحب، احمد علی اولکھ صاحب، خلیل طاہر سندھو صاحب، سید حسن مرتضیٰ صاحب اور اللہ رکھا صاحب آپ سب حضرات تکلیف کریں اور اپوزیشن کو منا کر واپس لائیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایک خاتون ممبر کو بھی بھیج دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، عارفہ خالد پرویز صاحبہ بھی ساتھ جائیں۔ آپ سب ذرا جلدی سے جائیں اور ان کو منا کر واپس لائیں۔ محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ کا سوال ہے۔ محترمہ! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

(اس مرحلہ پر تنویر اشرف کائرہ صاحب، احمد علی اولکھ صاحب، خلیل طاہر سندھو صاحب،
سید حسن مرتضیٰ صاحب، اللہ رکھا صاحب اور محترمہ عارفہ خالد پرویز صاحبہ اپوزیشن
کو واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(۔۔۔جاری)

محترمہ طلعت یعقوب: جناب سپیکر! سوال نمبر 1314۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ طلعت یعقوب: جی ہاں! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

خواتین کے لئے علیٰحدہ جیلیں بنانے کا مسئلہ

*1314: **محترمہ طلعت یعقوب:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں مرد، بچوں اور خواتین کو ایک ہی جگہ قید رکھا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بچوں کے لئے الگ جیل بنانے اور وہاں پر لیڈیز عملہ تعینات کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نئی جیلیں بن جائیں گی اور کس کس ضلع میں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں میں جہاں علیٰحدہ وومن جیل اور بچوں کی جیل نہ ہے، وہاں مرد، بچوں اور خواتین کو ایک ہی جیل میں رکھا جاتا ہے۔ لیکن خواتین اور نوعمر اسیران کے لئے الگ وارڈ/ بیرکس بنائی گئی ہیں جن میں ان سب کو علیٰحدہ رکھا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! سنٹرل جیل راولپنڈی سے ملحقہ اراضی پر ایک خواتین اور نوعمر اسیران کے لئے جیل بنانے کے لئے اراضی کے حصول کے لئے مبلغ40.934 ملین ادائیگی کر دی گئی ہے۔ PDWP میٹنگ ہونے پر اس کے بقایا رقم مبلغ39.964 ملین فنڈز مختص کئے جائیں گے۔ رقم مختص ہونے پر زمین کی خریداری مکمل ہو جائے گی اور اس کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ پنجاب میں اس وقت خواتین اور نوعمر اسیران کی مندرجہ ذیل جیلیں ہیں:۔

(i) زنانہ جیل، ملتان

(ii) بورسٹل جیل، بہاولپور

(iii) بورسٹل جیل، فیصل آباد

جہاں تک بچوں کی جیل میں لیڈیز عملہ تعینات کرنے کا تعلق ہے یہاں پر18 سال سے کم عمر تک کے بچے رکھے جاتے ہیں اس لئے لیڈیز عملہ تعینات نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ طلعت یعقوب: جناب سپیکر! میں کوئی ضمنی سوال پوچھنا نہیں چاہتی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ ثمینہ خاور صاحبہ کا ہے۔ یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1966۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ:: جی ہاں! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قیدیوں کو ادویات فراہم کرنے کی تفصیلات

*1966: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 08-2007 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 08-2007 میں کیمپ جیل لاہور میں ادویات کی خرید کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا نیز اس سے کتنے قیدی مستفید ہوئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سال 08-2007 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں -/3297059 روپے کی ادویات اسیر ان کو فراہم کی گئیں۔

(ب) سال 08-2007 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں کل قیدی جو مستفید ہوئے ان کی تعداد 305935 ہے بجٹ -/3297059 روپے مختص کیا گیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ "08-2007 کے دوران کیمپ جیل لاہور میں کل قیدی جو مستفید ہوئے ہیں ان کی تعداد 305935 ہے اور اس کے لئے 3297059/- روپے مختص کئے گئے تھے" اگر اس کی ratio نکالی جائے تو یہ تقریباً 11/- روپے فی قیدی بنتی ہے تو میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ کیا ایک قیدی کے لئے صرف 11/- روپے کی دوائی کافی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کیمپ جیل لاہور جسے ڈسٹرکٹ جیل کہتے ہیں کے لئے 08-2007 میں 32 لاکھ روپے کی ادویات مہیا کی گئیں اور اس سے 305935 قیدی مستفید ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو سپرنٹنڈنٹ جیل فوری طور پر مزید ادویات بھی منگوا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ نے یہ کہا ہے کہ قیدیوں کی تعداد کے مطابق اتنی رقم سے فی قیدی کے لئے صرف گیارہ یا پونے گیارہ روپے کی ادویات آسکتی ہیں تو انہوں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ کیا اتنی رقم ایک قیدی کے علاج کے لئے کافی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ڈاکٹر check up کرتا ہے اور پھر بیماری کے مطابق قیدیوں کو ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں اپنے ضمنی سوال کو مزید مختصر کر کے پوچھتی ہوں کہ یہ جتنی رقم رکھی گئی ہے کیا وہ قیدیوں کی تعداد کے مطابق کافی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جی، ہاں یہ بجٹ کیمپ جیل لاہور کے قیدیوں کے لئے کافی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! گیارہ، پونے گیارہ روپے میں تو سر درد کی گولی بھی نہیں آتی تو پھر یہ کیسے اتنی رقم سے قیدیوں کا علاج کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! ان کو کسی طرف سے کوئی subsidy بھی ملتی ہو گی۔ میرا خیال ہے کہ اب اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1967۔

جناب سپیکر: کیا اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جی،ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے،اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کیمپ جیل لاہور میں بیرکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1967: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل لاہور میں قیدیوں کے لئے کتنی بیرکس تعمیر کی گئی ہیں؟

(ب) کیمپ جیل لاہور میں ایک بیرک میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) کیمپ جیل لاہور میں قیدی کو کن کن اوقات میں عزیزوں سے ملاقات کی اجازت ہے؟

(د) کیمپ جیل لاہور میں قیدی خواتین کی کتنی تعداد ہے، انکی تفصیل نیز ان کے جرم کی نوعیت بھی بتائی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) 18 بارکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

(ب) ایک بیرک 60 اسیران کے لئے ہے۔

(ج) دفتری اوقات میں۔

(د) کیمپ جیل میں خواتین اسیران نہیں رکھی جاتیں بلکہ ضلع لاہور سے تعلق رکھنے والی خواتین حوالاتی کوٹ لکھپت جیل میں رکھی جاتی ہیں جبکہ قیدی اور سزائے موت کی خواتین جو کہ لاہور اور نزدیکی اضلاع سے تعلق رکھتی ہیں وہ بھی کوٹ لکھپت جیل میں رکھی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ایک بیرک 60 قیدیوں کے لئے تعمیر کی گئی ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ ایک بیرک میں گنجائش تو 60 قیدی رکھنے کی ہے لیکن اس وقت ایک بیرک میں کتنے قیدی رکھے جاتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! کیمپ جیل لاہور پاکستان بننے سے پہلے 1930 میں قائم ہوئی تھی۔ اس کی ایک بیرک میں 60 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے لیکن اس وقت وہاں پر ایک بیرک میں 100 سے 150 تک اسیران قید ہیں۔ پنجاب میں 13 نئی جیلیں زیر تعمیر ہیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب پر میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ قیدیوں کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں اور کیا ان کی اصلاح کے لئے کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر قیدیوں کو سہولتیں دینے کے حوالے سے ان کے ملاقاتیوں کے لئے shed تعمیر کئے جا رہے ہیں وہاں پنکھے اور cooler water بھی لگائے جا رہے ہیں۔ قیدیوں کے لئے جیل کے اندر toilets, play grounds اور ان کی صحت کے لئے medicines کا انتظام کیا گیا ہے۔ مزید برآں قیدیوں کو وہاں باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اور انہیں ہنر مند کرنے کے لئے NEPTIN کے ذریعے فنی تعلیم دیتے ہیں تاکہ یہ ہنر مند ہو جائیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ اصلاح ہو سکے اور یہ مزید disturb نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، سپیکر گیلری میں ہمارے MNA سردار منصب علی خان ڈوگر صاحب تشریف فرما ہیں میں انہیں welcome کرتا ہوں۔ جی، کائرہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! ہم آپ کے حکم کے مطابق Leader of the Opposition اور opposition کے اراکین سے بات کرنے گئے کہ walkout ختم کیا جائے چودھری صاحب نے ہمارے ساتھ commitment کی ہے کہ ہم 15 منٹ کے بعد House میں آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ان کی مہربانی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات کے بارے میں نہیں پوچھا تھا بلکہ میں نے پوچھا تھا کہ قیدیوں کی اصلاح کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں کہ جس سے جرائم میں کوئی کمی ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نے قیدیوں کی مراعات اور اصلاح کے حوالے سے دو باتیں کی ہیں ان دونوں باتوں کا وزیر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے ہمیں اپوزیشن والوں کو منانے کے لئے بھیجا تھا تو میں اس حوالے سے آپ کو حقائق بتانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! Minister صاحب کی بات غلط ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: ان کی بات صحیح ہو گی لیکن میں تو آپ کو حقائق بتانا چاہتا ہوں۔ آپ نے ہمیں اپوزیشن کو منانے کے لئے بھیجا تھا تو اپوزیشن والے نہیں آ رہے انہوں نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ ہمارے پیر ہیں ہم آپ کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتے۔ دکھ کی بات یہ ہے کہ اپوزیشن کو منانے کے لئے جانے والی ہماری آدھی کمیٹی بھی باہر رہ گئی ہے۔ (قہقہے)

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ہم قیدیوں کی اصلاح کے لئے انہیں پرائمری، مڈل، میٹرک، ایف اے اور بی اے کراتے ہیں۔۔۔

(اذان ظہر)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Next Question سید حسن مرتضیٰ۔۔۔ موجود نہیں ہیں disposed of, اس کے بعد اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! Question No. 2799, on her behalf.

(معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قید عورتوں کو صحت کی سہولیات کی تفصیلات

*2799: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قیدی عورتوں کو صحت کی کیا کیا سہولیات میسر ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں قیدی عورتوں کے اپنے عزیزوں کے ساتھ ملاقات کے کیا اوقات مقرر کر رکھے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

i) قیدی خواتین اسیران کی صحت کے لئے جناح اور جنرل ہسپتال سے روزانہ لیڈی گائناکالوجسٹ جیل ہذا کا وزٹ کرتی ہیں۔

ii) یو،این،ڈی کی طرف سے لیڈی ڈاکٹر،لیڈی کونسلر اور لیڈی ماہر نفسیات ہفتہ میں تین دن زنانہ وارڈ کا دورہ کرتی ہیں۔

iii) ہومیوپیتھک لیڈی ڈاکٹر اور قرشی دواخانہ کی سہولت بھی موجود ہے۔

iv) جیل ہذا کے میڈیکل آفیسرز بھی ایمرجنسی کی صورت میں فوری طبی امداد فراہم کرتے ہیں۔

v) کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں اسیران خواتین کو فوری طور پر بیرون ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔

(ب) قیدی عورتوں کی ان کے عزیزوں سے ملاقات ہفتہ اور منگل کو 1:00 تا 2:00 بجے کروائی جاتی ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2799 کے جواب کا آخری جز (v) ہے کہ کسی بھی emergency کی صورت میں اسیران خواتین کو فوری طور پر بیرون ہسپتال refer کر دیا جاتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیل میں جب کسی خاتون اسیر کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو کیا سپرنٹنڈنٹ کے پاس اتنی authority ہے کہ وہ کسی خاتون اسیر کو باہر کسی دوسرے ہسپتال میں بھیج سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! اگر کوئی emergency ہو جائے تو Medical Officer, Superintendent کو لکھتا ہے اور پھر Superintendent وہاں کے DHQ Hospital میں اس مریض کو refer کر سکتا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!میرے خیال میں Superintendent کے پاس اتنی authority نہیں ہوتی وہIG or DIGسےconcern کر کےreturnجواب کے بعد بھیجتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایکprocedure ہو گا جسے follow کیا جاتا ہے۔وزیر صاحب نے ایکgeneral بات بتادی ہے کہ مریض کو فوری طور پر بیرون ہسپتالrefer کر دیا جاتا ہے اور چونکہ اس کاprocedure پوچھا نہیں گیا تھا تو یہ لازمی بات ہے کہ اس کےprocedureکوfollow کر کے ہی کسی مریض کوrefer کیا جاتا ہو گا۔

وزیر جیل خانہ جات(ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!Superintendentبااختیار ہے کیونکہ جب کسی مریض کی زندگی اور موت کا معاملہ ہوتا ہے تو اس کو through Medical Officerفوری طور پر DHQ Hospital referکر دیا جاتا ہے۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!خواتین اسیران کی ہفتہ اور منگل کو ملاقات ہوتی ہے تو ان کے عزیز و اقارب جو ملاقات کے لئے آتے ہیں تو کیا ان سے کوئی پرچی فیس لی جاتی ہے اور اگر یہ فیس لی جاتی ہے تو کتنی فیس لی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر صاحب!قیدیوں سے ملاقات کے لئے جو لوگ آتے ہیں کیا ان سے کوئی پرچی فیس لی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات(ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!خواتین اسیران کی ملاقات کے لئے آنے والے ان کے عزیز و اقارب سے کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا اور آخری سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں، dispose ofکیا جاتا ہے۔اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات(ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر!میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کیمپ جیل قصور، قیدی بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1938: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل قصور میں اس وقت قیدی بچوں کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) مذکورہ بچوں کو کن کن جرائم میں گرفتار کیا گیا؟

(ج) کیمپ جیل قصور قیدی بچوں کی کتنی بیرکس ہیں نیز بیرکس میں کتنے قیدی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(د) کیمپ جیل قصور میں قیدی بچوں کی فلاح کے لئے کن منصوبہ جات پر عمل کیا جا رہا ہے؟

(ہ) کیمپ جیل قصور میں قیدی بچوں کو اپنے عزیزوں اور والدین سے ملنے کے کیا اوقات مقرر ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قیدی بچوں کی تعداد 33 ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں جن جرائم میں بچوں کو گرفتار کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

جرم	302/34	8 نفر
جرم	379/411	4 نفر
جرم	10/7/79	3 نفر
جرم	324/337	8 نفر
جرم	392	4 نفر
جرم	367	6 نفر

(ج) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں ایک بیرک ہے جو نو عمر اسیران کے لئے تعمیر کی گئی ہے جو دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔ ایک حصہ میں 18 سال تک کے نو عمر بچے ہیں۔ دوسرے حصہ میں 18 سال سے 21 سال کے نو عمر اسیران مقید ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قیدی بچوں کی فلاح کے لئے تعلیم، صحت اور کھیل و تفریح پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

(ہ) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں قیدی بچوں کو اپنے عزیزوں اور والدین سے ملنے کے لئے صبح آٹھ بجے سے لے کر دوپہر ایک بجے تک وقت مقرر ہے۔

کیمپ جیل قصور۔قیدیوں کے علاج معالجے کی تفصیلات

*1939: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیمپ جیل قصور کو 2007-08 کے دوران صحت کے شعبہ میں کتنی رقم دی گئی؟

(ب) سال 2007-08 کے دوران کتنے قیدیوں کو علاج معالجے کی سہولت بہم پہنچائی گئی؟

(ج) سال 2007-08 کے دوران کیمپ جیل قصور میں قیدیوں کی صحت کے کن کن منصوبوں پر عمل کیا گیا اور نیز کون کون سے منصوبے فنڈز کی کمی کی وجہ سے ادھورے رہ گئے؟

(د) سال 2007-08 کے دوران کتنی رقم قیدیوں کے علاج معالجے کے لئے رکھی گئی نیز یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل قصور کو صحت کے شعبہ میں -/514826 روپے ملے تھے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل قصور میں 89 ان ڈور اور 47496 آؤٹ ڈور اسیران مریضوں کو علاج معالجے کی سہولت فراہم کی گئی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل قصور کے ہسپتال میں معمولی نوعیت کے آپریشن کے لئے آپریشن تھیٹر اور ہیٹ سٹروک روم بنایا گیا ہے اس وقت کوئی منصوبہ جس میں فنڈ ملے ہوں وہ زیر غور نہ ہے۔

(د) سال 2007-08 کے دوران قیدیوں کے علاج معالجہ کے لئے -/518426 روپے کا بجٹ الاٹ ہوا اور یہ رقم اسیران کے علاج معالجہ کے لئے خرچ ہوئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں تعینات ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2144: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں سپرنٹنڈنٹ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتا جات کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیاان میں سے کوئی ملازم شیخوپورہ کا رہائشی ہے؟

(ج) کیا شیخوپورہ کا ڈومیسائل رکھنے والے ملازم اس جیل میں تعینات ہوسکتے ہیں؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کب سے اس جیل میں تعینات ہیں؟

(ہ) کتنے ملازمین کے خلاف رشوت لینے قیدیوں پر تشدد کرنے کے الزامات کے تحت انکوائری چل رہی ہیں؟

(و) کیا حکومت اس جیل میں تعینات درج بالا میں سے جو شیخوپورہ ضلع کے رہائشی ہیں، ان کو وہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

نمبر شمار	نام وعہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ایڈریس وڈومیسائل
1	اعجاز اصغر، سپرنٹنڈنٹ جیل	16	ایم اے	غلام مصطفیٰ ہاؤس نزد فیض آباد تحصیل وضلع ننکانہ صاحب
2	عبدالغفور انجم، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	16	ایم اے ہسٹری، ایم اے ایجوکیشن، گولڈ میڈلسٹ	سکندر پورہ ڈاکخانہ کھڈیاں تحصیل وضلع قصور
3	مختار احمد، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	16	ایف اے	نافریاں ڈاکخانہ جلال پور جٹاں تحصیل وضلع گجرات
4	محمد اعجاز، اسسٹنٹ سپرنٹڈنٹ	14	میٹرک	رام نگر راج گڑھ، لاہور
5	شبیر حسین، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	ایم ایس سی	گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
6	سرفراز ہارون، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	بی ایس سی	ہربنس پورہ لاہور
7	طارق مطلوب، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	بی اے	یامین سٹریٹ نزد ورک پارک طارق روڈ شیخوپورہ
8	محمد صدیق، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	میٹرک	چک نمبر 93 تحصیل وضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
9	محمد ہمایوں ثاقب، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	ایم اے انگلش	چک نمبر 356/WB ضلع لودھراں
10	احمد رضا، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	ایم اے (ایجوکیشن)، ایل ایل بی	کڑیال خورد تحصیل نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ
11	ارشاد احمد، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	14	بی اے	مہر ہاؤس مین روڈ ڈھور کوٹ قصور نزد مسجد باب الجنت

(ب) جی ہاں! مسٹر طارق مطلوب، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ضلع شیخوپورہ کا رہائشی ہے۔

(ج) کوئی بھی سرکاری ملازم صوبے میں کسی بھی جگہ تعینات کیا جاسکتا ہے۔

(د) تفصیل پوسٹنگ چارٹ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام وعہدہ	عرصہ تعیناتی
1	اعجاز اصغر، سپرنٹنڈنٹ جیل	12-05-2008
2	عبدالغفور انجم، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	02-06-2008
3	مختار احمد، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	03-08-2007
4	محمد اعجاز، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	11-07-2007
5	شبیر حسین، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	22-02-2005
6	سرفراز ہارون، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	26-07-2006
7	طارق مطلوب، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	16-04-2007
8	محمد صدیق، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	25-05-2007
9	محمد ہمایوں ثاقب، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	28-11-2007
10	احمد رضا، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	15-05-2008
11	ارشاد احمد، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	08-10-2008

(ہ) کسی بھی آفیسر کے خلاف کوئی رشوت ستانی کی کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے۔

(و) عرصہ تعیناتی پورا ہونے پر ٹرانسفر کیا جا سکتا ہے لیکن فی الحال حکومت پنجاب نے تبادلوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔

کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تعلیم یافتہ قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کی تفصیلات

*2800: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں تعلیم یافتہ قیدیوں کو تعلیم مکمل کرنے کے بعد کیا فوائد فراہم کئے جاتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تعلیم یافتہ مرد / خواتین قیدیوں کو تعلیم مکمل کرنے کے بعد ان کی قید میں تخفیف کر دی جاتی ہے؟

(ج) کوٹ لکھپت جیل لاہور میں سال 2008 کے دوران تعلیم کے شعبے میں کل کتنے قیدی اس سے فائدہ حاصل کر چکے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) قیدیوں کو تعلیمی امتحانات پاس کرنے پر بمطابق جیل قوانین سزا میں معافی دی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں!

(ج) جیل ہذا پر سال 2008 کے دوران تعلیم کے شعبہ میں امتحانات پاس کرنے پر کل 693 نفر قیدیان کو فائدہ دیا گیا۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی گنجائش کی تفصیلات

* 3571: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی جیلوں میں کل کتنے افراد کی گنجائش موجود ہے اور اس وقت وہاں پر بند قیدیوں کی اصل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا حکومت جیلوں میں گنجائش کی کمی کو دور کرنے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت بجٹ 10-2009 میں نئی جیلیں تعمیر کرنے کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پنجاب کی جیلوں میں اس وقت 21527 اسیران رکھنے کی گنجائش موجود ہے اور اس وقت 57408 اسیران مقید ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب جیلوں میں گنجائش کی کمی کو دور کرنے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھا رہی ہے اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر ہو رہی ہیں اور موجودہ جیلوں میں اضافی بیرکس اور ڈیتھ سیل تعمیر ہوں گے دیگر اقدامات ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں جن سے زائد گنجائش پیدا ہونے میں مدد ملے گی۔

(ج) جی ہاں! حکومت نے سال 10-2009 میں نئی جیلوں کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں جو درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام جیل	فنڈز مختص
1	ڈسٹرکٹ جیل لیہ	Rs. 32.819 (M)
2	ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد	Rs. 100.000(M)

3	ہائی سکیورٹی پریژن ساہیوال	Rs. 150.000 (M)
4	ڈسٹرکٹ جیل، خانیوال	Rs. 100.000 (M)
5	ڈسٹرکٹ جیل، لودھراں	Rs. 50.000 (M)
6	ہائی سکیورٹی پریژن، میانوالی	Rs. 115.000 (M)
7	ڈسٹرکٹ جیل، راجن پور	Rs. 75.000 (M)
8	ڈسٹرکٹ جیل، نارووال	Rs. 75.000 (M)
9	ڈسٹرکٹ جیل، ملتان	Rs. 20.000 (M)
10	تبدیلی جوڈیشل لاک اپ شجاع آباد سے سب جیل شجاع آباد	Rs. 10.000 (M)
11	ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	Rs. 31.101(M)
12	ڈسٹرکٹ جیل پاکپتن	Rs. 17.919 (M)
13	ڈسٹرکٹ جیل بھکر	Rs. 30.978 (M)
14	اسٹیبلشمنٹ آف ہائی سکیورٹی/پریژن سنٹرل جیل لاہور	Rs. 13.000(M)
15	اسٹیبلشمنٹ آف ہائی سکیورٹی/پریژن سنٹرل جیل راولپنڈی	Rs. 5.099 (M)

صوبہ پنجاب میں خواتین قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3572: **سیدہ ماجدہ زیدی:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین اسیران کی موجودہ تعداد کیا ہے؟

(ب) حکومت نے خواتین جیلوں کی صوبہ میں مرمت اور اضافی کمروں کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا حکومت خواتین کے لئے صوبے کے تمام اضلاع میں سب جیلز تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں خواتین اسیران کی موجودہ تعداد 802 ہے۔

(ب) حکومت پنجاب ہر سال جیل ہائے پنجاب کی مرمت و تزئین کے لئے 24 سول ورکس کے ہیڈ میں پنجاب بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ کو quarterly رقم مختص کرتی ہے۔ جس سے اسیران کی بیرکوں، سیلوں کی تزئین و مرمت کی جاتی ہے۔مزید بر آں حکومت پنجاب نے امسال اضافی بیرکس اور سیل کی تعمیر کے لئے مبلغ 130.000 ملین روپے مختص کئے ہیں جن کی تعمیر منظوری ملتے ہی اسی سال شروع ہو جائے گی۔

(ج) اس وقت صوبہ پنجاب میں خواتین کے لئے ایک زنانہ جیل ہے جو ضلع ملتان میں واقع ہے اور نئی حکمت عملی پر عملدرآمد کرتے ہوئے صوبہ کے تمام اضلاع میں واقع جیلوں میں خواتین اسیران کے لئے الگ بیرکس موجود ہیں۔ جبکہ سب جیلز تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں بااثر قیدیوں کا غیر قانونی طور پر موبائل فونز رکھنے کی تفصیلات

*3581: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی جیلوں میں بااثر قیدیوں و حوالاتیوں نے غیر قانونی موبائل فونز رکھے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیدی غیر قانونی موبائل فونز کے ذریعے صنعت کاروں، تاجروں اور دوسری متمول شخصیات کو کالز کر کے ان سے رقوم وصول کرتے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سنگین مسئلہ سے نمٹنے کے لئے کیا خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) جز ہائے بالا کا جواب نفی میں ہے۔تاہم جیل حکام کی طرف سے موبائل فون کی روک تھام کے لئے بہت سے اقدامات کئے گئے ہیں اور دوران ڈیوٹی آفیسرز و اہلکاران کو بھی موبائل فون

جیل میں لے جانے کی قطعاً اجازت نہ ہے۔ تاہم حکومت پنجاب نے جیلوں میں موبائل فون کے کنٹرول کے لئے Metal Detectors مہیا کئے ہیں جس سے ملاقات پر آنے والوں اور اسیران ملاقات کرنے والوں کی سرچ کی جاتی ہے۔ اس کو مزید بہتر کرنے کے لئے حکومت نے جیلوں میں Mobile Jammers لگانے کی سفارش کی ہے جو کہ عنقریب فراہم کر دیئے جائیں گے تاحال چھ سنٹرل جیلوں میں 10 عدد جیمرز کی تنصیب ہو چکی ہے۔

سال 2008، جرمانے کی رقم ادا نہ کرنے والے قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3633: **محترمہ شبینہ ریاض:** کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2008 میں حکومت نے پنجاب کی جیلوں میں قید کتنے قیدیوں کو جو جرمانہ کی رقم ادا نہیں کر سکتے تھے اپنے خزانے سے رقم ادا کر کے رہا کروایا، حکومت مزید اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں کتنے ایسے قیدی ہیں جو جرمانہ کی رقم ادا نہ کرنے کی وجہ سے بند ہیں اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) 2008 میں حکومت پنجاب نے -/2,29,97,000 روپے کے فنڈ جرمانے کے لئے مختص کئے جس کے عوض 115 اسیران پنجاب کی جیلوں سے رہا ہوئے۔ جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں ان اسیران کو جو جرمانے اور دیت کے عوض جیلوں میں بند ہیں رہا کروانے کے لئے مخیر حضرات سے رابطے کئے جا رہے ہیں۔

(ب) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں کل 125 اسیران جرمانہ اور دیت، ارش، دمن کی رقم ادا نہ کرنے کی وجہ سے بند ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب ماہ رمضان میں مخیر حضرات سے رابطہ کر کے ان اسیران کو جیلوں سے رہا کروانے کا اہتمام کر رہی ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3634: محترمہ شبینہ ریاض: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کی جیلوں میں کل کتنے قیدی ہیں اور کتنے گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ب) 2008 میں کل کتنی جیلیں بنائی گئیں یا زیر تعمیر ہیں اور کتنی نئی بنانے کا ارادہ ہے؟

(ج) 2008-09 میں پنجاب کی جیلوں سے معمولی جرائم کے کتنے قیدیوں کو رہا کیا گیا؟

(د) کیا پنجاب کی جیلوں میں بند قیدیوں کی اصلاح کے لئے کوئی ریفارم پروگرام شروع کیا گیا ہے جس سے جرائم میں کمی واقع ہو سکے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 56822 اسیران مقید ہیں جبکہ 21527 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے اور گنجائش سے 35295 یعنی 164 فیصد زائد ہیں۔

(ب) پنجاب میں 32 جیلیں ہیں حکومت پنجاب مختلف اضلاع میں نئی جیلیں تعمیر کروا رہی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:-

1- ڈسٹرکٹ جیل، حافظ آباد
2- ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال
3- ڈسٹرکٹ جیل، خانیوال
4- ڈسٹرکٹ جیل، لودھراں
5- ہائی سکیورٹی پریزن، میانوالی
6- ڈسٹرکٹ جیل، راجن پور
7- ڈسٹرکٹ جیل، نارووال
8- ڈسٹرکٹ جیل، ملتان
9- ڈسٹرکٹ جیل، اوکاڑہ
10- ڈسٹرکٹ جیل، لیہ
11- ڈسٹرکٹ جیل، پاکپتن
12- ڈسٹرکٹ جیل، بھکر

13- اسٹیبلشمنٹ آف ہائی سکیورٹی بیرک / پریژن سنٹرل جیل لاہور

14- اسٹیبلشمنٹ آف ہائی سکیورٹی بیرک / پریژن سنٹرل جیل راولپنڈی

(ج) 2008-09 میں جیلوں سے جرائم میں ملوث 14500 اسیران کو رہائی دلوائی گئی۔

(د) جی ہاں! پنجاب کی جیلوں میں بند اسیران کے لئے اصلاحی ریفارم پروگرام شروع کیا گیا ہے جو ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

سال2008، صوبہ پنجاب کی جیلوں میں ہنگاموں کی تفصیلات

*3788: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں یکم جنوری2008 سے آج تک کن کن جیلوں میں ہنگامے ہوئے، ہنگاموں کی نوعیت کیا تھی، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا ان ہنگاموں کے دوران کوئی اہلکار یا قیدی زخمی یا ہلاک ہوا، اگر ہاں تو تفصیل بتائی جائے؟

(ج) ہنگاموں کے سدباب کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

1- ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں مورخہ 2008-06-05 کو اسیران نے ہنگامہ آرائی کی جس کا سبب یہ تھا کہ نئی تبدیل ہو کر آنے والی جیل انتظامیہ نے جیل میں ہونے والی کرپشن منشیات فروشی اور موبائل فون کے ناجائز استعمال پر پابندی لگائی اور سخت تلاشی آپریشن کیا جس پر چند شر پسند اسیران نے ہنگامہ آرائی کی تاکہ نئی آنے والی انتظامیہ کو بلیک میل کر سکے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پر قابو پا لیا گیا۔

2- ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مورخہ 2009-03-29 کو ہنگامہ ہوا جس میں سزائے موت اسیران اور چند حوالاتیان نے مل کر ہنگامہ کر دیا ڈیوٹی پر موجود ملازمین کو یرغمال بنا لیا اور چند ملازمین کو زدوکوب کیا اور چھتوں پر چڑھ گئے اور جب انہیں چھتوں سے نیچے اترنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے اینٹوں کی برسات شروع کر دی۔

3- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 18-05-2009 کو ہنگامہ ہوا جس میں اسیران نے جیل کے اندر توڑ پھوڑ شروع کر دی۔جب اسیران کو سمجھایا گیا اور ان کے ساتھ مذاکرات کئے تو اسیران آہستہ آہستہ اپنی بیرکوں میں چلے گئے۔

4- سنٹرل جیل میانوالی میں مورخہ 03-08-2009 کو حوالاتی محمد اجمل ولد احمد خان نے خود کشی کی تو بعض شرپسند عناصر نے دیگر اسیران کو اکسایا کہ واقعہ کی ذمہ دار جیل انتظامیہ ہے اور اسیران نے جیل میں ہنگامہ آرائی کی اور توڑ پھوڑ کی۔

(ب)

1- ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں کوئی اسیر یا جیل ملازم زخمی نہ ہوا۔

2- ڈسٹرکٹ جیل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہنگامے میں چار اسیران اور پندرہ ملازمین زخمی ہوئے۔

3- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کوئی اسیر یا جیل ملازم زخمی نہ ہوا۔

4- سنٹرل جیل میانوالی میں کوئی اسیر یا جیل ملازم زخمی نہ ہوا۔

(ج) قواعد کو پوری طرح لاگو کیا جا رہا ہے۔شرپسند اسیران کو فوری طور پر دیگر جیلوں میں ایڈمن گراؤنڈ پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔ہنگاموں کے سدباب کے لئے تلاشی کے نظام کو مزید سخت کر دیا گیا ہے تاکہ اسیران خود ساختہ کٹ موبائل فون و دیگر ممنوعہ اشیاء اندرون جیل نہ لے جا سکیں۔تاہم مزید چیکنگ کے لئے اندرون اور بیرون گیٹ پر تلاشی کے نظام کو مؤثر بنانے کے لئے واک تھرو گیٹ اور سکیننگ مشین اور کیمرے نصب کئے گئے ہیں۔علاوہ ازیں اسیران کو دینی و دنیاوی تعلیم کی طرف راغب کرنے کے لئے جیلوں میں کلمہ کلاس، نماز کلاس، حفظ کلاس کا اہتمام کیا گیا جہاں مذہبی اساتذہ ان کو تعلیم دیتے ہیں اور یہ کہ کمپیوٹر کلاسز کا اجراء بھی کیا گیا ہے تاکہ اسیران کو ٹیکنیکل تعلیم بھی دی جا سکے۔اس طرح اسیران کو فارغ بیٹھنے کا بہت کم موقع ملے گا اور شرپسند عناصر کے شر سے محفوظ رہیں گے اور اپنے آپ کو معاشرے کا اچھا فرد بنانے کی کوشش کریں گے۔

جیلوں میں سیاسی سفارشوں سے بھرتی و دیگر تفصیلات

*3873: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت آئی جی جیل کے آفس میں گریڈ19 کی چھ اسامیاں ہیں جن میں سے تین اسامیاں خالی پڑی ہیں ان پر کب تک تقرری عمل لائی جائے گی، آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ19 کی ایک اسامی ڈپٹی ڈائریکٹر ڈویلپمنٹ بھی خالی پڑی ہوئی ہے، یہ اسامی کب تک پُر کی جائے گی، آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ18 میں اے آئی جی جیل کی چار اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں ان کو پُر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے اس وقت گریڈ19 کی چار مندرجہ ذیل اسامیاں ہیں:۔

I) اے آئی جی (اسٹیبلشمنٹ)

ii) اے آئی جی (انڈسٹری)

iii) اے آئی جی (جوڈیشل)

iv) اے آئی جی (ایس اینڈ ڈی)

اے آئی جی (اسٹیبلشمنٹ) کی پوسٹ پر رانا ریاض احمد اور اے آئی جی انڈسٹری کی پوسٹ پر طارق محمود خان بابر تعینات ہیں دو اسامیاں خالی ہیں ان پر تقرری جلد عمل میں لائی جائے گی۔

(ب) یہ درست نہ ہے ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ گریڈ18 کی ہے جبکہ ڈائریکٹر کی پوسٹ گریڈ19 کی ہے اور ان کی تقرری کے بارے میں محکمہ S&GAD سے استدعا کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے حکومت پنجاب نے اے آئی جی کا گریڈ بڑھا کر 19 کر دیا ہے ان میں سے دو اسامیاں خالی ہیں اور دو پر افسران تعینات ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

جیلوں میں انسانی حقوق کے تحفظ اور قیدیوں کی فلاح کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات

*3875: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں 27ہزار کے قریب قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ جیلوں میں تقریباً59ہزار قیدی بند ہیں؟

(ج) حکومت نے جیل میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور قیدیوں کے حالات بہتر بنانے کے متعلق کون سے خصوصی اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں 27 ہزار کے قریب قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے بلکہ اس وقت پنجاب کی جیلوں میں 21527 قیدی رکھنے کی گنجائش ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید بر آں 14 نئی جیلوں کی تعمیرات کے منصوبے زیر عمل ہیں جن کی تکمیل کے بعد تقریباً12000 مزید اسیران کی گنجائش پیدا ہو جائے گی۔

(ب) پنجاب کی جیلوں میں اس وقت 57201 اسیران بند ہیں جس کی جیل وار تفصیل ضمیمہ (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب کی جیلوں میں انسانی حقوق کی کوئی خلاف ورزی نہ کی ہے۔مزید بر آں قیدیوں کے حالات بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب خوراک، صحت، تعلیم پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔اس کے علاوہ اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے فلش سسٹم لیٹرین مع ٹائل، انٹرویو شیڈ اور وٹیٹنگ شیڈ تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

جیلوں میں Under Trial Juveniles کے لئے
کئے گئے انتظامات کی تفصیلات

*3941: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیلوں میں Under Trial Juveniles کی مذہبی، دنیاوی اور فنی تعلیم کے لئے کیا انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ وہ مفید شہری بن کر معاشرہ میں واپس آ سکیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں بیان کردہ انتظامات موجود ہیں تو ان کی تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک حکومت ایسے انتظامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) پچھلے دو سال سے بچوں کی ووکیشنل ٹریننگ پر سرکاری فنڈ سے ایک روپیہ بھی خرچ نہ ہوا ہے بلکہ سپرنٹنڈنٹ جیل کی دن رات کی کوششوں سے مخیر حضرات سے تقریباً آٹھ لاکھ روپے کا خرچہ قیدیوں کی تعلیم وتربیت ووکیشنل ٹریننگ پر کروایا جس میں درزی خانہ کے لئے ہزاروں میٹر کپڑا، بکرم، دھاگہ، بٹن وغیرہ حاصل کئے گئے جس سے قیدیوں کی یونیفارم کے لئے شلوار قمیض سلوائے گئے۔ان کپڑوں کو سلانے میں قیدیوں کو سلائی اور کٹائی کی تربیت بھی حاصل ہوئی۔ہر قیدی و حوالاتی کو ہر چھ ماہ بعد دو عدد بلا معاوضہ سلائی کر کے سوٹ دیئے جاتے ہیں۔تعلیم وتربیت کے سلسلے میں قیدی / حوالاتی بچوں کو ائرکنڈیشن کلاس روم مہیا کئے گئے ہیں جن میں وال ٹو وال کارپٹنگ کی ہوئی ہے۔پہلی جماعت سے لے کر بارہویں جماعت تک بچوں کو تمام کتابیں اور سٹیشنری کا سامان لوگوں کے تعاون سے بالکل فری دیا جاتا ہے۔
بورسٹل جیل فیصل آباد سے پچھلے سال سات بچوں نے میٹرک کا امتحان دیا اور 100 فیصد رزلٹ رہا۔امسال 23 بچوں نے میٹرک کا امتحان دیا جس میں سے 19 بچے پاس ہوئے اس طرح 80 فیصد رزلٹ رہا اور ایف اے کا تین بچوں نے امتحان دیا اور ایک بچہ پاس ہوا اور دو بچوں کی کمپارٹ آئی۔اسی طرح جیل ہذا میں دینی تعلیم کا مرکز بھی قائم ہے جس میں بچوں کو قرآن پاک ناظرہ، ترجمہ، کلمہ کلاس اور حفظ کلاس پڑھائی جاتی ہے۔ان تمام کاموں کا خرچہ سپرنٹنڈنٹ جیل مخیر حضرات کے ذریعے سے پورا کرتا ہے۔

(ب) جز ہذا کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

جووینائل بچوں کی رہائی کے بارے میں تفصیلات

*3942: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Juvenile Delinquents کو ان کی فیملی کے ساتھ فون پر بات کرانے یا ذاتی طور پر ملانے کے لئے ادارہ ایک ماہ میں کتنی دفعہ اور کن شرائط پر ایسا موقع فراہم کرتا ہے؟

(ب) اگر Juveniles کے Parents ان کو لینے نہ آئیں تو مذکورہ بچوں کی رہائی کے بعد خصوصاً وہ بچے جن کی عمر 15 سال سے کم ہو، ان کو کس کے حوالے کیا جاتا ہے؟

(ج) پچھلے دو سالوں میں مذکورہ کیٹیگری کے جن بچوں کو ان کی فیملی کے حوالے کیا گیا یا کسی ادارے کے سپرد کیا گیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سرٹیفائیڈ سکول ساہیوال میں Juvenile Delinquents کو ان کی فیملی کے ساتھ فون پر بات کرانے کے انتظامات نہ ہیں جبکہ فیملی کو ذاتی طور پر ملانے کے لئے ادارہ ہذا میں کوئی پابندی نہ ہے۔وہ جب چاہے بچے سے دفتری اوقات میں ملاقات کر سکتے ہیں۔

(ب) رہائی کے وقت اگر والدین Juveniles کو لینے نہ آئیں تو Juveniles کو جن کی عمر 15 سال تک ہو، انہیں Child Protection and Welfare Bureau کے تحت قائم شدہ Institutions میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ ایسے Juveniles کو اس وقت تک اپنے ادارہ میں رکھیں تاوقتیکہ ان کی فیملی کے ساتھ رابطہ ہو۔

(ج) پچھلے دو سالوں میں مذکورہ کیٹگری میں کسی ایسے بچے کو اس کے خاندان یا کسی ادارہ کے سپرد نہ کیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل اور سنٹرل جیل فیصل آباد کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4321: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل اور سنٹرل جیل فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) ان جیلوں میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) ان جیلوں میں اس وقت گنجائش سے کتنے زائد قیدی اور حوالاتی ہیں؟

(د) گنجائش سے زائد قیدی اور حوالاتی رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان جیلوں میں مزید عمارات برائے رہائش قیدی اور حوالاتی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد

	ایکڑ	کنال	مرلے
(i) جیل بلڈنگز	23	01	0
(ii) رہائشی کالونی	07	06	0
(iii) زرعی رقبہ	08	02	0
کل رقبہ	39	01	0

سنٹرل جیل فیصل آباد

	ایکڑ	کنال	مرلے
(i) جیل بلڈنگز	32	07	11
(ii) رہائشی کالونی	15	0	0
(iii) زرعی رقبہ	77	04	14
کل رقبہ	125	04	05

(ب) اسیران رکھنے کی گنجائش مندرجہ ذیل ہے:-

(i) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 853 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ii) سنٹرل جیل فیصل آباد میں 1190 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج)

(i) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 1126 اسیران گنجائش سے زائد ہیں۔

(ii) سنٹرل جیل فیصل آباد میں 1696 اسیران گنجائش سے زائد ہیں۔

(د) چونکہ قیدی اور حوالاتی اپنے رہائشی ضلع کی جیلوں میں رکھے جاتے ہیں کیونکہ ان کے مقدمات ان کے رہائشی ضلع کی عدالتوں میں ہی چل رہے ہیں اس لئے ضلع میں واقع

ڈسٹرکٹ جیل میں حوالاتی رکھے جاتے ہیں اور سنٹرل جیل میں لمبی سزا والے قیدیان کو رکھا جاتا ہے۔

(ہ) بالکل ارادہ رکھتی ہے۔اس کے علاوہ حکومت پنجاب 14 نئی جیلیں پنجاب کے مختلف اضلاع میں تعمیر کر رہی ہے اور مختلف جیلوں میں بیرکس اور سزائے موت کے اسیران کے سیل تعمیر کئے جارہے ہیں جن سے اسیران کو رہائشی سہولت میسر آئے گی تو over crowding کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سنٹر جیل اور ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4322: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سنٹرل جیل اور ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں گریڈ وار اسامیوں کی تعداد بتائیں؟

(ب) کتنی اسامیاں خالی کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) گریڈ 16 اور اوپر کی اسامیاں کتنی ہیں ان پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تجربہ اور تعلیمی قابلیت بیان کریں؟

(ہ) ان جیلوں میں تعینات سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام، عہدہ، گریڈ، ڈومیسائل اور تجربہ مع کوالیفکیشن بتائیں؟

(و) ان سپرنٹنڈنٹ کو کون کون سے مالی فوائد حاصل ہیں؟

(ز) ان کے زیر تصرف گاڑیوں کی تعداد اور پچھلے دو سال کے اخراجات بتائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل اور ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں گریڈ وار اسامیوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

بنیادی سکیل	سنٹرل جیل	ڈسٹرکٹ جیل
19	01	–
18	02	02
17	05	06
16	15	12

14	04	02
12	02	01
11	01	–
10	03	–
09	13	07
08	02	02
07	51	32
06	02	04
05	458	300
02	52	36
01	–	26

(ب) مندرجہ ذیل اسامیاں سنٹرل جیل اور ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں خالی ہیں:۔

نام اسامی	سنٹرل جیل		ڈسٹرکٹ جیل	
	تعداد	عرصہ (جب سے خالی ہیں)	تعداد	عرصہ (جب سے خالی ہیں)
سپرنٹنڈنٹ جیل (میجر) ہائی سیکیورٹی بیرکس	01	07/2007	--	--
ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ	01	02/2010	--	--
اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	02	07/2007	--	--
نرسنگ اسسٹنٹ	-		10	(تین سال سے)
لیڈی ہیلتھ وزیٹر	-	-	01	(ایک سال سے)
سینئر کلرک	-	-	01	09/2009
ہیڈوارڈر	10	09/2009	06	(تھوڑے عرصہ سے خالی ہیں اور بذریعہ پروموشن کمی پوری ہونی ہے)
ایکسرے آپریٹر	-		01	(عرصہ تین سال سے)
لیب اسسٹنٹ	-		01	(عرصہ تین سال سے)
وارڈر	95	02/2010	75	(گورنمنٹ نے اسی سال منظوری دی ہے)
کک	۔	-	01	گورنمنٹ نے اسی سال منظوری دی ہے)
سینٹری ورکر/	22	09/2009	26	(گورنمنٹ نے اسی سال منظوری

نائب قاصد　　　　　　　　　　　　　　　دی ہے)

(ج)　تفصیل اسامیاں درج ذیل ہے:۔

سنٹرل جیل:

سپرنٹنڈنٹ جیل BS-19 کی ایک اسامی ہے۔ جس پر تعیناتی بذریعہ ترقی از سپرنٹنڈنٹ گریڈ18 سے کی جاتی ہے جس کے لئے پانچ سال سروس لازمی ہے۔

ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ جیل:BS-18 کی ایک اسامی ہے جس پر تعیناتی 25 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن اور 75 فیصد بذریعہ ترقی از ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی جاتی ہے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل:BS-17 کی تین اسامیاں ہیں جن پر تعیناتی 75 فیصد بذریعہ ترقی از اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل اور 25 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ BS-16 کی 12 اسامیاں ہیں جن پر تعیناتی 75 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن اور 25 فیصد بذریعہ ترقی از چیف وارڈر کی جاتی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل:

سپرنٹنڈنٹ جیل BS-18 کی ایک اسامی ہے اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل BS-17 کی چار اسامیاں ہیں جن پر تعیناتی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل اوپر بیان کی جاچکی ہے۔

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل:BS-17 کی تین اسامیاں ہیں جن پر تعیناتی 75 فیصد بذریعہ ترقی از اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل اور 25 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن کی جاتی ہے۔

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ:BS-16 کی 10 اسامیاں ہیں جن پر تعیناتی 75 فیصد بذریعہ پبلک سروس کمیشن اور 25 فیصد بذریعہ ترقی از چیف وارڈر کی جاتی ہے۔

(د)　ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں:۔

سنٹرل جیل:

1۔　طارق محمود خان بابر، سپرنٹنڈنٹ جیل گریڈ19 سروس 12 سال اور تعلیمی قابلیت ایم اے معاشیات (انٹرنیشنل ڈپلومہ ان کمپیوٹر سٹڈیز یو۔کے)

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل گریڈ-17:

i.　اطہر جان ڈار سروس 20 سال تعلیم بی اے

ii. مہر محمد اشرف سروس27 سال تعلیم بی اے

iii. میاں محمد انصر سروس07 سال اور تعلیم بی اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل گریڈ- 16

1. اصغر علی تعلیمی قابلیت ایف اے
2. سیف اللہ تعلیمی قابلیت میٹرک
3. صوبہ خان تعلیمی قابلیت بی اے
4. جماعت علی تعلیمی قابلیت ایم اے پولیٹیکل سائنس
5. شان محمد تعلیمی قابلیت میٹرک
6. شفیق احمد تعلیمی قابلیت میٹرک
7. موسم علی تعلیمی قابلیت میٹرک
8. خالد محمود تعلیمی قابلیت بی ایس سی
9. عبدالمجید تعلیمی قابلیت میٹرک
10. محمد ریاض تعلیمی قابلیت میٹرک
11. محمد عارف خالد تعلیمی قابلیت ایم اے
12. محمد فاروق شاہ تعلیمی قابلیت میٹرک

ڈسٹرکٹ جیل:

-1 رضاءاللہ خان سپرنٹنڈنٹ جیل گریڈ18 (اون پے سکیل) سروس 10 سال اور تعلیم ایم اے (انگلش)

-2 ڈاکٹر تابندہ لیڈی میڈیکل آفیسر گریڈ17 سروس چھ ماہ تعلیم M.B.B.S

-3 ڈاکٹر ارم اصغر لیڈی میڈیکل آفیسر گریڈ17 سروس چھ ماہ تعلیم M.B.B.S

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل گریڈ-17:

i. میاں زاہد محمود سروس25 سال اور تعلیم ایم اے

ii. ریاض احمد خان سروس23 سال اور تعلیم بی اے

iii. اظہر پرویز سروس25 سال اور تعلیم بی اے

iv. فریحہ اشرف، سروس دو سال اور تعلیم ایم اے اسلامیات

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ گریڈ-16:

1- شمائلہ کوثر لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروس تقریباً ایک سال تعلیم بی اے
2- زیب النساء لیڈی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سروس تقریباً چھ سال تعلیم بی اے
3- رانا لشکر دین سروس تقریباً چھ سال تعلیم میٹرک
4- شبیر حسین بھٹی سروس تقریباً 1/1/2 سال تعلیم میٹرک
5- حسیب اعزاز سروس تقریباً دس ماہ تعلیم ایم اے
6- عرفان سلیمان سروس تقریباً 11 سال تعلیم ایم اے
7- محمد امین تعلیم میٹرک
8- محمد ناصر سروس تقریباً پانچ سال تعلیم بی ایس سی آنرز
9- ظفر علی سروس تقریباً دو سال تعلیم میٹرک
10- محمد نسیم سروس تقریباً سات سال تعلیم میٹرک

(ہ) ان جیلوں پر تعینات سپرنٹنڈنٹس کے نام، عہدہ، ڈومیسائل اور تجربہ درج ذیل ہے:-

سنٹرل جیل:

1- طارق محمود بابر سپرنٹنڈنٹ جیل گریڈ 19 سروس 12 سال اور تعلیم ایم اے اکنامکس (انٹرنیشنل ڈپلومہ ان کمپیوٹر سٹڈیز یو-کے) ڈومیسائل جہلم

ڈسٹرکٹ جیل:

رضاءاللہ خان سپرنٹنڈنٹ جیل (اون پے سکیل) سروس دس سال اور تعلیم ایم اے انگلش، ڈومیسائل فیصل آباد

(و) ان سپرنٹنڈنٹس کو تنخواہ کے علاوہ کوئی مالی فوائد حاصل نہ ہیں۔

(ز) سپرنٹنڈنٹس کے تصرف میں گاڑیوں اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سنٹرل جیل:

1- سوزوکی بولان FSD-249
2- ایمبولینس FDG-1049

پٹرول کا خرچہ برائے سال 2007-08	131598-0
مرمت کا خرچہ	69990-0

پٹرول کا خرچہ برائے سال 2008-09	48468-0
مرمت کا خرچہ	42350-0

ڈسٹرکٹ جیل:

-1 پجارو LHX-93

-2 سوزوکی بولان FSD-5900

پٹرول کا خرچہ برائے سال 2007-08	30000-00
پٹرول کا خرچہ برائے سال 2008-09	37000-0

ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں ملاقاتیوں کو سہولیات فراہم کرنے کی تفصیلات

*4373: چوہدری محمد اسد اللہ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل گوجرانوالہ میں قیدیوں کے ملاقاتیوں کے بیٹھنے، پانی پینے اور گرمی، سردی سے بچاؤ کے لئے کسی قسم کا بندوبست نہ ہے؟

(ب) کیا قیدیوں کو کسی ایمرجنسی کی صورت میں ہسپتال لے جانے کے لئے کوئی ایمبولینس کی سہولت ہے اگر ہاں تو کتنی؟

(ج) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا سہولیات مہیا کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ گوجرانوالہ میں ڈسٹرکٹ جیل ہے بلکہ درست یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں سنٹرل جیل ہے اور سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں اسیران کے ملاقاتیوں کے بیٹھنے کے لئے انتظار گاہ موجود ہے۔ انتظار گاہ میں پینے کے پانی کا انتظام ہے جس کے لئے الیکٹرک واٹر کولر بھی نصب کیا گیا ہے۔ سردی اور گرمی سے بچاؤ کا انتظام بھی موجود ہے۔

(ب) ایمرجنسی کی صورت میں اسیران کو ہسپتال منتقل کرنے کے لئے ایمبولینس کی سہولت موجود ہے۔

(ج) مندرجہ بالا سہولیات پہلے سے موجود ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4413: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کو سال08۔2007اور09۔2008کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم قیدیوں اور حوالاتیوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) اس جیل میں بند قیدیوں کو کون کون سا کھانا صبح، دوپہر اور شام کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے/ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس جیل کی گاڑی پر خرچ ہوئی، یہ گاڑیاں کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

سال	Estt	Contingent	ٹوٹل
2007-08	27780996/-	21692191/-	49473187/-روپے
2008-09	32244185/-	23889229/-	56133414/-روپے

(ب)

سال	Dietary Charges
2007-08	15276222/-روپے = 41852یومیہ خوراک پر
2008-09	16982392/-روپے = 46527یومیہ خوراک پر

(ج)

دن	صبح ناشتہ	دوپہر	شام
سوموار	چائے پراٹھا	سبزی روٹی اور زردہ چاول	بڑا گوشت روٹی
منگل	چائے پراٹھا	آلو گوشت مرغی روٹی	دال چنا روٹی
بدھ	چائے پراٹھا	دال ماش روٹی	گوشت مرغی روٹی میٹھے چاول
جمعرات	چائے پراٹھا	گوشت مرغی روٹی	سبزی روٹی

جمعتہ المبارک	چائے پراٹھا	بڑا گوشت روٹی	سفید چنے روٹی
ہفتہ	چائے پراٹھا	لوبیا روٹی	گوشت مرغی روٹی
اتوار	چائے پراٹھا	دال مکس(مونگ + مسور)روٹی	سبزی روٹی

نوٹ: مہینے میں ایک دفعہ بروز منگل دال چنا اور چاول دیئے جاتے ہیں۔گرمیوں میں شام کو شربت اور سردیوں میں چائے دی جاتی ہے۔

(د)

سال2007-08	27780996/-روپے
سال2008-09	33344185/-روپے

(ہ)

سال2007-08	1000/-روپے

گاڑی صرف سرکاری کام کے لئے استعمال ہوتی ہے۔مزید برآں جیل ہذا کی اپنی کوئی سرکاری گاڑی یا ایمبولینس نہ ہے۔تاہم وقتی طور پر ایک سوزوکی پک اپ گاڑی سامان لے جانے کے لئے وومن جیل ملتان سے منگوائی گئی ہے۔

ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4414: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر جیل خانہ جات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی کب کتنے رقبہ پر بنائی گئی تھی؟

(ب) اس میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) اس میں کتنے قیدی اور حوالاتی بند ہیں گنجائش سے کتنے قیدی زیادہ ہیں؟

(د) سال08۔2007 اور09۔2008 کے دوران اس جیل میں کون کون سی بلڈنگ کتنی رقم سے بنائی گئی؟

(ہ) اس جیل میں قیدی کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(و) اس جیل میں کتنے بچے اور خواتین قید ہیں؟

(ز) کیا بچوں اور خواتین کو عام قیدیوں سے علیحدہ رکھا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی 2006 میں تعمیر ہوئی اور اس کا رقبہ 35 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی میں 649 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) اس میں اس وقت کل 1934 اسیران مقید ہیں اور 285 اسیران گنجائش سے زائد ہیں۔

(د) سال 09-2008 میں انٹرویو شیڈ اور وزٹنگ شیڈ کی بلڈنگز بنائی گئیں جن پر 9.180 ملین خرچ ہوئے۔

(ہ) جیل میں اسیران کو جیل مینوئل کے مطابق مراعات حاصل ہیں۔

(و) اس جیل میں 21 بچے اور 15 خواتین مقید ہیں۔

(ز) نوعمر اسیران اور خواتین کو دوسرے اسیران سے بالکل علیٰحدہ رکھا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4416: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کو سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران کتنی رقم سالانہ فراہم کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم حوالاتی اور قیدیوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) ان جیل میں بند قیدیوں اور حوالاتیوں پر روزانہ کتنی رقم کھانے پینے کی مد میں خرچ کی جاتی ہے؟

(د) ان قیدیوں کو کون کون سی اشیاء کھانے پینے کے لئے روزانہ فراہم کی جاتی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

سال	Estt	Contingent	ٹوٹل
2007-08	52372747/-	75357980/-	127730727/- روپے
2008-09	56963429/-	120152171/-	177115600/- روپے

(ب)

سال	Dietary Charges	
2007-08	50310184/- روپے	137836/- روپے یومیہ خوراک پر
2008-09	75121680/- روپے	205812/- روپے یومیہ خوراک پر

(ج) جیل ہذا میں بند آج کی گنتی 3853 نفوس کے مطابق قیدیوں اور حوالاتیوں پر روزانہ اوسطاً 205812/- روپے خرچ آرہے ہیں جو بمطابق گنتی کم اور زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔

(د)

دن	صبح ناشتہ	دوپہر	شام
سوموار	چائے پراٹھا	سبزی روٹی اور زردہ چاول	گوشت بڑا روٹی
منگل	چائے پراٹھا	آلو گوشت مرغی روٹی	دال چنا چاول
بدھ	چائے پراٹھا	دال ماش روٹی	گوشت مرغی روٹی زردہ چاول
جمعرات	چائے پراٹھا	گوشت مرغی روٹی	سبزی روٹی
جمعتہ المبارک	چائے پراٹھا	بڑا گوشت روٹی	سفید چنے روٹی
ہفتہ	چائے پراٹھا	لوبیا روٹی	گوشت مرغی روٹی
اتوار	چائے پراٹھا	دال مونگ، دال مسور روٹی (مکس)	سبزی روٹی

نوٹ: یکم مئی سے 30 ستمبر تک بعد دوپہر شربت روزانہ، یکم اکتوبر سے 30-اپریل تک بعد دوپہر چائے۔

سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*4417: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟

(ب) اس جیل میں کتنے قیدی اور حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ج) اس جیل میں اس وقت کتنے قیدی اور حوالاتی بند ہیں گنجائش سے کتنے حوالاتی اور قیدی زیادہ ہیں؟

(د) اس جیل میں مزید کتنی بیرکس و دیگر کون کون سی عمارات بنانا مقصود ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل لاہور کوٹ لکھپت 67-1965 میں تیار کی گئی اور

A	K	M
55	06	0

رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں قیدی / حوالاتی 1053 رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ج) سنٹرل جیل لاہور میں اس وقت 3855 قیدی / حوالاتی بند ہیں اور گنجائش سے 2802 قیدی / حوالاتی زیادہ ہیں۔

(د) حال ہی میں دو عدد بیرکس اور 32 عدد ڈیتھ سیل تعمیر ہوئے ہیں جبکہ جناب چیف جسٹس اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکم پر 48 عدد ڈیتھ سیل تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4641: **ملک محمد عامر ڈوگر:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 09-2008 اور 10-2009 میں ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بجٹ میں سے کتنا افسران واہلکاران کی تنخواہوں پر خرچ ہوا اور کتنا افسران کے ٹی اے / ڈی اے اور گاڑیوں کی مرمت و پٹرول پر خرچ ہوا سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

ٹوٹل بجٹ 09-2008	-/78553356 روپے
ٹوٹل بجٹ 10-2009	-/75629550 روپے

(ب) تفصیل بجٹ سال 09-2008

ٹوٹل بجٹ 09-2008	-/78553356 روپے
ملازمین کی تنخواہوں پر خرچہ	-/26492484 روپے

افسران کے ٹی اے/ڈی اے پر خرچ	-/20000روپے
گاڑیوں کی مرمت پر خرچ	NIL
پٹرول پر خرچ	-/1255047روپے

تفصیل بجٹ سال2009-10

ٹوٹل بجٹ2009-10	-/75629550روپے
موجودہ مالی سال نومبر2009تک کا کل خرچ	-/40249696روپے
ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ	-/20139837روپے
افسران کے ٹی اے/ڈی اے پر خرچ	NIL
گاڑیوں کی مرمت پر خرچ	NIL
پٹرول پر خرچ	-/64289روپے

ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں آفیسرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4646: **شیخ علاؤالدین:** کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں کتنے آفیسرز کس کس عہدے کے تعینات ہیں؟

(ب) مذکورہ آفیسرز کتنے کتنے عرصہ سے اسی جیل میں تعینات ہیں ان کے ناموں اور عہدہ جات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کتنے آفیسرز ایسے ہیں جو عرصہ تین سال سے زائد اسی جیل میں تعینات ہیں کیا یہ گورنمنٹ کے قواعد وضوابط کے برعکس نہ ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو ان کو حکومت یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کتنے آفیسرز ایسے ہیں جو ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے بغیر گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کر رہے ہیں ان کے ناموں و عہدہ جات سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

سپرنٹنڈنٹ جیل	=	01
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل	=	02

(ایگزیکٹو + جوڈیشل اینڈ ڈویلپمنٹ)

(3) اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹس = 06

(ب)

-1	اعجاز اصغر (سپرنٹنڈنٹ جیل)	تاریخ تعیناتی 12-05-2008
-2	عبدالغفور انجم (ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ-Ex) تاریخ تعیناتی 02-06-2008	
-3	چودھری مختار احمد (ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ (J&D)	تاریخ تعیناتی 16-10-2009
-4	سرفراز ہارون اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تعیناتی 15-05-2008
-5	محمد جہانگیر، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تعیناتی 18-10-2009
-6	نصیر احمد، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تعیناتی 12-11-2009
-7	عطاء الرحمٰن، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تعیناتی 02-02-2009
-8	محمد اشرف، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تعیناتی 28-08-2009
-9	محمد صدیق، اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ	تاریخ تعیناتی 16-04-2007

(ج) ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں کوئی آفیسر عرصہ تین سال سے زائد تعینات نہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ میں کوئی آفیسر ایسا نہ ہے جو ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے بغیر گھر بیٹھا تنخواہ وصول کر رہا ہے۔تمام افسران ڈیوٹی بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

لاہور۔جیلوں میں قیدیوں کی گنجائش اور موجودہ تعداد و تفصیل

*4750: چودھری محمد اسد اللہ: کیاوزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی دونوں جیلوں میں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے زیادہ ہے اگر ہاں تو اس وقت قیدیوں / حوالاتیوں کی تعداد اور گنجائش کی تفصیل کیا ہے اور اس میں بچوں، عورتوں، نوجوانوں اور ضعیف العمر افراد کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معمولی جرم میں گرفتار افراد نہ صرف اس لئے سالہا سال سے قید ہیں کہ وہ مقدمہ کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے کیا حکومت ایسے قیدیوں کی رہائی کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض افراد کو فری لیگل ایڈ مہیا کی جارہی ہے اور بعض قیدی جو جرمانہ ادانہ کرنے کی وجہ سے قید ہیں اور ان کو مخیر حضرات نے جرمانہ ادا کر کے رہائی دلائی، تفصیل سال2008 سے آج تک بیان کی جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور کی دونوں جیلوں میں گنجائش سے زیادہ اسیران بند ہیں اور اس وقت سنٹرل جیل لاہور میں 3804 اسیران بند ہیں اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 4318 اسیران بند ہیں-مزید برآں سنٹرل جیل لاہور میں 135 خواتین بند ہیں اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 68 نو عمر اسیران بند ہیں-ان اسیران میں سے 44 اسیران ضعیف العمر سنٹرل جیل لاہور میں بند ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ضعیف العمر کی تعداد 18 ہے-

(ب) معمولی جرائم میں بند اسیران کو ہر ماہ کے آخر میں سیشن جج صاحبان دورہ کر کے پنجاب کی جیلوں سے رہا کر رہے ہیں مزید برآں جو اسیران وکیل نہیں کر سکتے انہیں مختلف NGOs کی طرف سے مفت قانونی امداد فراہم کی جاتی ہے-

(ج) یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں اسیران کو فری لیگل ایڈ مہیا کی جارہی ہے-مزید جو اسیران جرمانہ ادا نہیں کر سکتے ان کو مخیر حضرات کے تعاون سے جرمانہ وصول کر کے جیلوں سے رہا کرایا جاتا ہے۔2008 سے لے کر 2009 تک جتنے اسیران پنجاب جیلوں سے مخیر حضرات کے تعاون سے رہا ہوئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

گوجرانوالہ جیل کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4906: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ جیل کو سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم سال وار کس کس مد کے لئے موصول ہوئی؟

(ب) کتنی رقم قیدیوں / حوالاتیوں کی خوراک، کپڑے، جوتوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم جیل کی عمارت میں توسیع پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم گریڈ16 اور اوپر کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

وزیر جیل خانہ جات (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کو 2007-08 اور 2008-09 کے دوران جاری ہونے والے بجٹ کی تفصیل ضمیمہ (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2007-08 کے دوران اسیران کی خوراک پر مبلغ -/40954327 روپے اور کپڑوں کی فراہمی پر مبلغ -/650000 روپے خرچ ہوئے۔

سال 2008-09 کے دوران اسیران کی خوراک پر مبلغ -/71749131 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) سال 2007-08 اور سال 2008-09 میں مندرجہ ذیل رقوم جیل بلڈنگ پر خرچ ہوئی:-

سال 2007-08

-1 مہیا کئے جانے ٹائلٹ فلش سسٹم برائے اسیران: (M)2.425

سال 2008-09

-1 تعمیر 2 عدد رہائش گاہیں برائے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیلز: (M)5.665

-2 تعمیر 5 عدد رہائش گاہیں برائے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیلز: (M)9.000

-3 تعمیر 100 عدد اضافی ٹائلٹس برائے اسیران: (M)6.855

-4 تعمیر انٹرویو اور وٹینگ شید: (M)12.909

-5 تعمیر رہائش گاہ برائے میڈیکل آفیسر (M)2.637

(د) سال 2007-08 کے دوران گریڈ16 یا اس سے زائد کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر مبلغ -/1369255 روپے خرچ ہوئے جبکہ سال 2008-09 میں مبلغ -/1505431 روپے خرچ ہوئے۔

گوجرانوالہ جیل میں قیدیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4907: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ جیل میں اس وقت کتنے قیدی / حوالاتی ہیں؟

(ب) اس جیل میں گنجائش سے زائد کتنے قیدی / حوالاتی مقید ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) یہ جیل کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اس جیل کی عمارت کتنے رقبہ پر ہے؟

(د) اس جیل میں کتنی بیرکس اور سیل ہیں؟

(ہ) اس جیل کے سال08۔2007اور09۔2008کے اخراجات بتائیں؟

(و) کیا حکومت اس جیل کو حوالاتی / قیدیوں کی تعداد کے مطابق توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات(ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) اس وقت سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں سزا یافتہ اسیران906اور حوالاتی2247ہیں-اس طرح کل تعداد3153مورخہ 2010-01-01تک ہے-

(ب) سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں مورخہ 2009-01-01 کو4114 نفر اسیران کی گنتی تھی اور ضمانتیں منظور ہونے اور مقدمات کے جلد فیصلوں کی وجہ سے مورخہ 2010-01-01 کو جیل کی گنتی کم ہو کر3153 نفر ہو گئی لیکن جیل ہذا میں 913 نفر کی گنجائش ہے لیکن اس وقت جیل میں 2189 اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں- جن میں سے496 نفر اسیران کا تعلق ضلع حافظ آباد سے ہے-

ضلع حافظ آباد کی جیل ابھی زیر تعمیر ہے اور اس کا تقریباً15 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور اس جیل کے مکمل ہونے کے بعد جیل ہذا کی گنتی مزید کم ہو جائے گی-

گنجائش کی کمی زائد اسیران کے مقید ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے-مزید بر آں حوالاتی اسیران کے مقدمات کا تاخیر سے فیصلہ دوسری بڑی وجہ ہے-

(ج) سنٹرل جیل گوجرانوالہ کا رقبہ مختلف عمارات پر مشتمل ہے:-

	مرلے	کنال	ایکڑ
1-جیل بلڈنگز	00	00	09
2-جیل کالونی	16	04	19
3-زرعی رقبہ	09	02	13
کل رقبہ	05	07	41

(د) اس وقت اس جیل میں14 بیرکس اور80 سیل ہیں-

(ہ) سال 08-2007 اور سال 09-2008 کے ڈویلپمنٹ اخراجات حسب ذیل ہیں:۔

اخراجات 08-2007

1-مہیا کئے جانے ٹائلٹ سسٹم	2.425(M)

اخراجات 09-2008

1-تعمیر 2 عدد رہائش گاہیں برائے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیلز	5.565(M)
2-تعمیر 5 عدد رہائش گاہیں برائے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیلز	9.000(M)
3-مہیا کئے جانے ٹائلٹ سسٹم برائے اسیران	3.730(M)
4-تعمیر رہائش گاہ برائے میڈیکل آفیسر	2.431(M)
5-تعمیر انٹرویو اور ویٹنگ شیڈ	10.909(M)
6-تعمیر 100 عدد اضافی ٹائلٹس برائے اسیران	4.855(M)
ٹوٹل	36.490(M)

نان ڈویلپمنٹ بجٹ کے اخراجات حسب ذیل ہیں:۔

اخراجات 08-2007

1- تنخواہ ملازمین، ٹیلیفون چارجز، بجلی کا بل، POL چارجز، سٹیشنری، یونیفارم، اشتہارات، ہسپتال چارجز، ایمونیشن، خرچہ آمدورفت، ٹی اے/ڈی اے، سی این جی چارجز، خوراک قیدیان، خرچہ قیدی کپڑے وغیرہ 103.798(M)

اخراجات 09-2008

2- تنخواہ ملازمین، ٹیلیفون چارجز، بجلی کا بل، POL چارجز، سٹیشنری، یونیفارم، اشتہارات، ہسپتال چارجز، ایمونیشن، خرچہ آمدورفت، ٹی اے/ڈی اے، سی این جی چارجز، خوراک قیدیان، خرچہ قیدی کپڑے وغیرہ، مفصل تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 149.643(M)

(و) گوجرانوالہ جیل میں Over Crowding کو کم کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ حافظ آباد میں نئی جیل تعمیر کرنے کے لئے امسال 100.00(M) روپے فنڈ مختص کئے ہیں۔ جیل کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔اس کی تکمیل کے بعد 496 اسیران جو کہ تاحال گوجرانوالہ

جیل میں مقید ہیں کو حافظ آباد جیل شفٹ کر دیا جائے گا جس سے گوجرانوالہ جیل میں گنجائش سے زائد اسیران کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: آج چونکہ تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ سب سے پہلے تحاریک التوائے کار نمبر 10/437۔ چودھری ظہیر الدین خان اور باقی سب کی طرف سے ہے وہ موجود نہیں ہیں، dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 10/468 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔ جی، سردار صاحب!

بورے والہ کی رہائشی سکیم مجاہد کالونی کی جعلی الاٹمنٹ سے اصل الاٹیز کو پریشانی کا سامنا

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق بورے والہ میں مجاہد کالونی کے الاٹیز کی زمین پر قبضہ گروپ نے پٹواری سے ملی بھگت کر کے قبضہ کر لیا۔ تفصیل یوں ہے کہ بورے والہ میں مقامی انتظامیہ کی حتمی منظوری کے مجاہد کالونی کے نام سے ایک رہائشی کالونی سامنے آئی، جس میں بورے والہ شہر سمیت متعدد علاقوں کے شہریوں نے اس کالونی میں پلاٹ خریدے۔ جب اس کالونی کے اصل الاٹیز نے حصول قبضہ اور اپنے مکان کی تعمیر کے لئے مجاہد کالونی کی انتظامیہ سے رجوع کیا تو اس نے اصل الاٹیز کو پہچاننے سے انکار کر دیا کیونکہ وہاں اس زمین مافیا کے قبضہ گروپ نے مقامی پٹواری سے ملی بھگت کر کے اصل مالکان کی جگہ کسی دوسرے نام نہاد افراد کے فرضی نام ڈال کر زمین پر قبضہ کر لیا ہے جس سے اصل زمین کے الاٹیز مارے مارے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے DCO وہاڑی سمیت دیگر تمام مقامی انتظامیہ سے رجوع کیا ہے لیکن کوئی پُرسان حال نہ ہے۔ اس صورتحال سے مجاہد کالونی کے الاٹیز میں بالخصوص اور صوبہ کی عوام

میں بالعموم بے چینی اور پریشانی کے جذبات پائے جاتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا نوٹس آج ہی موصول ہوا ہے۔ اس کو اگلے ہفتے تک pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 469/10 بھی سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔ جی، سردار صاحب!

بورے والہ شہر میں ٹیوب ویل بند ہونے کی وجہ سے شہریوں کو پینے کا پانی میسر نہ ہونے سے پریشانی کا سامنا

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق بورے والہ شہر کے ٹیوب ویل بند، درجنوں آبادیوں میں پینے کے پانی کی قلت، تفصیل یوں ہے کہ بورے والہ شہر میں ٹیوب ویل بند ہونے سے وہاں کی درجنوں آبادیوں میں پینے کے صاف پانی کی قلت، شہر بھر کی آبادیاں جن میں مجاہد کالونی، مدینہ کالونی، حبیب کالونی، یعقوب کالونی، اے بلاک، ڈی بلاک سمیت متعدد علاقوں میں نصب ٹیوب ویل بند ہو جانے کے باعث وہاں پینے کے صاف پانی کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ شہری پانی کے حصول کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں اور جن علاقوں میں تھوڑا بہت جو پانی آتا ہے وہ بھی پینے کے قابل نہ ہے۔ بورے والہ شہر کے لئے واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے لئے کوئی حکومتی منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچتا نظر نہیں آتا اور جن دیگر علاقوں میں گندا پانی آ رہا ہے وہاں پر گیسٹرو کی وباء پھیلنے کا اندیشہ ہے اور بعض علاقوں میں گیسٹرو کی وباء پھیل چکی ہے جس سے متعدد لوگ ہسپتالوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس صورتحال سے ان علاقوں کی عوام جن میں ٹیوب ویل بند ہونے سے پانی کی فراہمی معطل ہو چکی ہے ان میں بالخصوص اور صوبہ کی عوام میں بالعموم

بے چینی اور پریشانی کے جذبات پائے جاتے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ جتنی بھی آگے تحاریک التوائے کار آرہی ہیں ان کے نوٹس کل ہی موصول ہوئے ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ ان سب کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending فرما دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار اگلے ہفتہ کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ pending کرنے کے لئے پڑھنا ضروری ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 10/471 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے!۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 10/472 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے!۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 10/474 میاں شفیع محمد اور ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کی طرف سے ہے!۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 10/476 محمد جمیل شاہ صاحب کی ہے۔ جی، شاہ صاحب!

حلقہ پی پی-218 خانیوال میں نئے سکولز قائم کرنے کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے جاری ہونے والے ڈائریکٹوز پر عملدرآمد نہ ہونا

جناب محمد جمیل شاہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے ڈائریکٹو نمبر 13669 مورخہ 4-نومبر 2008 اور نمبر 26345 مورخہ 13-مئی 2009 کے تحت میرے حلقہ پی پی-218 خانیوال کے درج ذیل چکوک میں گرلز اور بوائز سکولوں کے اجراء کے لئے احکامات متعلقہ حکام کو جاری فرمائے گئے۔

1۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 15-L/76 سوہن والی خانیوال۔

2۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 77 بستی GUM پیر خانیوال
3۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 65 خانیوال۔
4۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 67-A خانیوال۔
5۔ گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول چک نمبر 15-L / 81 خانیوال۔

6۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 15-L / 81 خانیوال۔
7۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 161 خانیوال۔
8۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 75-A خانیوال 10-R غلط پرنٹ ہو گیا ہے یہ 15-L ہے۔
9۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 65 خانیوال۔
10۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 15-L / 76 خانیوال۔
11۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 15-L / 76 سوہن والی لاٹ خانیوال۔
12۔ گورنمنٹ گرلز اور بوائز پرائمری سکول چک نمبر 10-R / 42-A خانیوال۔

دو سال گزرنے کے باوجود ابھی تک وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کے باوجود یہ سکولز ان جگہوں پر نہیں بنائے گئے۔ جہاں وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے مراسلہ ہذا کے تحت ہدایت کی گئی تھی۔ جبکہ جن چکوک اور جگہوں پر یہ سکولز کھولنے کے احکامات صادر فرمائے گئے تھے ان میں پہلے سے کوئی سرکاری سکول نہ ہے جس کی وجہ سے ان چکوک اور آبادیوں کے سینکڑوں بچے اور بچیاں زیور تعلیم سے محروم چلے آ رہے ہیں جبکہ موجودہ حکومت کا یہ وژن ہے کہ کوئی بچہ تعلیم کے بغیر نہیں رہے گا۔ ان احکامات اور وژن کے باوجود میرے ان چکوک اور آبادیوں کے بچے اور بچیاں چودھویں صدی میں بھی زیور تعلیم سے محروم ہیں۔ جس کی وجہ سے میرے حلقہ اور خانیوال کی عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے اسی طرح یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتے تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 10/477 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، چنیوٹی صاحب!

محکمہ تعلیم کی حالیہ بھرتی میں افسران کی اقرباء پروری اور دوغلی پالیسی سے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد نظر انداز

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم میں حالیہ بھرتی میں دوغلی پالیسی کا مظاہرہ کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق بہاؤالدین زکریایونیورسٹی سے فارغ التحصیل طلباء وطالبات جنہوں نے ایم ایس سی، ای کامرس اور کمپیوٹر مضامین میں 2000 نمبروں سے1300 ,1400 اور 1500 نمبرز حاصل کرنے والے طلباء نے بھی محکمہ تعلیم کی حالیہ بھرتی میں درخواست دی تو انہیں یہ کہہ کر مسترد کر دیا گیا کہ محکمہ کو بی اے کے ساتھ کمپیوٹر مضمون میں 200 نمبروں والے امیدواروں کو ایڈجسٹ کیا جائے گا جبکہ دوسری طرف مذکورہ ڈگری کے حامل طلباء وطالبات کو ملتان کے تعلیمی اداروں میں بھرتی کر لیا گیا جس سے محکمہ تعلیم کے افسران کی اقرباء پروری، پسند اور ناپسند اور دوغلی پالیسی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ محکمہ تعلیم کی اس دوغلی پالیسی سے سینکڑوں طلباء وطالبات کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا بلکہ محکمہ تعلیم کو اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ سے بھی محروم کیا گیا ہے۔ محکمہ تعلیم کی اس دوعملی سے اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں حکومت کے خلاف سخت نفرت اور شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بھرتی میں ترجیح دی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے اسی طرح یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے ہفتے تک pending کی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کو ایک اہم مسئلہ یاد کرانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! دو سال ہوئے ہیں جب آپ نے جناح باغ کے بارے میں کہا تھا اور لاء منسٹر صاحب نے مہربانی کی تھی پھر اس کلب کا معاملہ Assurance Committee میں چلا گیا۔ اس کی

کافی میٹنگز ہو چکی ہیں افسوس کی بات ہے کہ اس پر ساڑھے چھ لاکھ روپیہ بھی قوم کا لگا ہے لیکن یہ معاملہ آپ کے اور لاء منسٹر صاحب کے علم میں لانا بہت ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ انتہائی اہم بات ہے میں خود اس کو سمجھتا ہوں لاء منسٹر صاحب نے floor on the of the House بھی کہا تھا کہ ہم اس پر کارروائی کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک جملہ کہہ لینے دیں کہ اب وہاں PHA اور نہ محکمہ زراعت ہے۔ یکم جولائی سے جناح باغ کی سمجھ نہیں آ رہی مجھے خود ڈائریکٹر جنرل PHA نے کہا ہے کہ یہ میرے پاس نہیں رہا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ یہاں پر جو فیصلہ ہوا، محکمہ زراعت نے اپنا ڈائریکٹر بھیج دیا ہے اور PHA سے واپس نہیں لیا گیا۔ وہ کابینہ کا فیصلہ تھا۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس پر جو بھی ruling دینا چاہتے ہیں وہ دے دیں کہ وہاں وہ کلب کا مسئلہ تو ایک طرف رہ گیا اب تو باغ جناح کا the on whole مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ جو باغ جناح کا matter ہے اس پر کل ہاؤس کو apprise کیجئے گا کیونکہ یہ دو دفعہ ہاؤس میں take up ہو چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر شیخ صاحب زحمت فرما لیں اور تحریری طور پر کوئی چیز لے آئیں تو اس کا comprehensive جواب بھی لے لیں گے اور متعلقہ ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کو بھی بلوا کر اپنے دفتر میں بیٹھ کر اس مسئلے کو resolve کروا لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو دفعہ اس پر تحریک التوائے کار آ چکی ہے، وہ pending تھی پھر آپ نے کمیٹی بنوائی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس پر میرا خیال ہے کہ assurance بھی ہوئی تھی تو یہ اس کو دیکھ لیں۔ اگر یہ اس assurance کو motion کی صورت میں لے آئیں تو ہم بیٹھ کر اس کو resolve کروا لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب میٹنگ میں آ نہیں سکے تھے۔ لاء منسٹر صاحب ابھی، کل یا پرسوں ڈائریکٹر جنرل پی ایچ او کو بلالیں تو مسئلہ پھر حل ہو سکتا ہے ورنہ ایسے ہی رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ کل ہی ان کو بلالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): ٹھیک ہے ہم کل ڈائریکٹر جنرل پی ایچ اے کو بلا لیتے ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے:

1. The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2010 (Bill No. 7 of 2010)
2. The Punjab Examination Commission Bill 2010 (Bill No. 3 of 2010)
3. The Punjab Power Development Board Bill 2010 (Bill No. 8 of 2010)

Now, first we take up the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2010 (Bill No. 7 of 2010). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Industries, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

کورم کی نشاندہی

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی آگے بڑھائی جاتی ہے۔

مسودہ قانون ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2010

(---جاری)

CLAUSE-22

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-24

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-25

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-26

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was unanimously carried)

LONG TITLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana-Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2010 be passed."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2010 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill, 2010 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR. DEPUTY SPEAKER: That the Punjab Examination Commission Bill, 2010. Minister for Law may move the Motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون امتحانات کمیشن پنجاب مصدرہ2010

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Punjab Examination Commission Bill, 2010 As recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Examination Commission Bill, 2010 As recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once. Since there is no amendment in it."

The motion moved and the question is

"That the Punjab Examination Commission Bill, 2010 As recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR. DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan):Mr. Speaker, I move:

"That the Punjab Examination Commission Bill 2010 be passed."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That the Punjab Examination Commission Bill 2010 be passed."

The motion moved and the question is

"That the Punjab Examination Commission Bill 2010 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

معزز ممبران: نعرہ ہائے تحسین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! جو اگلا بل 2010 Punjab Power Development Board Bill شروع کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دو بجے lunch اور اس کے بعد بریفنگ ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اس کو leftover کر دیں اور اس کے بعد میں ایجنڈا revise کر کے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اعجاز احمد خان موجود ہیں؟

معزز ممبران: وہ موجود نہیں ہیں۔

خواجہ عمران نذیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! جس طرح ممبران ہاؤس کی ایک روایت بناتے ہیں ہماری گزارش ہے کہ ایک چھوٹی سی روایت یہ بھی بنوالیں کہ جب نماز پڑھنے کے لئے ممبران گئے ہوئے ہوں تو اس وقت کورم پوائنٹ آؤٹ نہ کیا جائے۔ ہماری نماز آدھی تھی، جماعت چل رہی تھی اور کورم کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ kindly یہ روایت بنائی جائے کہ جب ممبران نماز پڑھ رہے ہوں اس وقت کورم پوائنٹ آؤٹ نہ کیا جائے۔

جناب محمد آجاسم شریف: جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک بات کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ نے یہاں سے نیچے lunch اور بریفنگ کے لئے تشریف لے جانا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 15۔جولائی 2010 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔